لَا یَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَھُمْ بِاَمْرِهٖ یَعْمَلُوْنَ

بات میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں

(الانبیاء: ۲۷)

فرشتوں کی پرواز



تالیف

فضیلۃ الشیخ ملک التحریر حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

محدث بہاولپوری

باہتمام

حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منظور شاہ اویسی رضوی

اویسیہ رضویہ پبلشرز

الرضا پبلک لائبریری

آستانہ عالیہ محمدیہ غوثیہ محلہ میانہ میانوالی

تعاونِ خاص

محمد حذیفہ احمد اویسی محمد خالد اویسی

لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون

بات میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں

الانبیاء: پ ۱۷

فرشتوں کی پرواز

تالیف

فضیلۃ الشیخ ملک التحریر حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

محدث بہاولپوری

باہتمام

حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی رضوی

تعاونِ خاص

محمد حذیفہ احمد اویسی محمد خالد اویسی

اویسیہ رضویہ پبلشرز الرضا پبلک لائبریری

نام کتاب: **فرشتوں کی پرواز**

مصنف: فیضی ملتِ آفتاب اہلسنت حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی (محدث بہاولپوری)

بااہتمام: حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ رضوی اویسی قادری

خصوصی تعاون: محمد خالد اویسی، محمد حذیفہ احمد اویسی (میانوالی)

کمپوزنگ: ملک جاوید اقبال

پروف ریڈنگ: حضرت علامہ مولانا محمد منصور شاہ اویسی

سن اشاعت: ربیع الاول ۱۴۲۵ھ بمطابق مئی ۲۰۰۴ء

صفحات: ۸۰

ناشر: اویسیہ رضویہ پبلشرز الرضاء پبلک لائبریری آستانہ عالیہ محمدیہ غوثیہ محلہ میانوالی شہر فون نمبر 31460/35811

قیمت: ۲۵ روپے

تقسیم کار:

الرضاء پبلک لائبریری آستانہ عالیہ محمدیہ غوثیہ محلہ میانہ میانوالی شہر۔

مدینہ بک ڈپو مین بازار میانوالی

مکتبہ سلطانیہ لیاقت بازار میانوالی

مکتبہ سیدی قطب مدینہ لیاقت بازار میانوالی

مکتبہ غوثیہ ہول سیل کراچی

مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
اما بعد فا اعوز باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقیراس رسالہ میں ناظرین کو یقین دلانا چاہتا ہے کہ جب ملکوت عموماً اور خواص ملائکہ خصوصاً بالاخص جبرائیل ، عزرائیل کی قوت ملکوتی پر ہمارے اسلام کا دعویٰ ہے تو پھر وہی قوت و طاقت انکے آقا و مولی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کیلئے ماننا کیوں شرک ہے۔ حالانکہ یہی قوت و طاقت ملکوتیون اور جبرائیل و عزرائیل کو ہمارے آقا کریم رؤف رحیم ﷺ کے صدقے اور انکے طفیل عطا ہوئی

بے واسطے انکے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ھے

فقط

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفر لہ

بہاول پور، پاکستان

١٧/٣/١٤٠١

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَامِدًاوّ مُصَلِّیاً وَّمُسَلِماًعَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَوْلِیَآءِ اُمَّتِہٖ وَ مُتَّبِعِیْھِمْ اجمعین

﴿مقدمہ امابعد﴾

قرآن کی متعدد آیات اور احادیث میں ان کے وجود کا ثبوت ملتا ہے کہ یہ نظر نہ آنے والی نوری مخلوق ہے بعض فرشتے وقت کی قید سے ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور انکے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ موجود ہیں واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

﴿۱﴾ آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون کل آمن باللہ و ملائکتہٖ

﴿فاعدہ﴾ امام بیہقی نے فرمایا کہ ایمان بالملائکہ چند امور کا متضمن ہے

(۱) انکے وجود کی تصدیق کرنا

(۲) انکو مراتب ملے ہیں ان کی تصدیق کرنا

(۳) یہ ماننا کہ وہ انس و جن کیطرح اللہ تعالیٰ کے بندے اور اسکی مخلوق ہیں

(۴) وہ اللہ تعالیٰ کیطرف مامور اور اسکے احکام کے مکلّف ہیں

(۵) جو قدرتیں انہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں اس سے تجاوز نہیں کرتے

(۶) ان پر بھی موت آئیگی

(۷) انہیں لمبی عمریں عطا ہوئی ہیں وہ اپنے وقت تک زندہ رہ کر مرینگے

(۸) وہ صفات انکے لیے ماننا ضروری ہیں جو انہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں ان صفات کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں بنانا ہے

(۹) انہیں معبود یا اللہ تعالیٰ کی اولاد کہنا جیسے بعض مشرکین نے کہا نہیں ماننا

(۱۰) یہ اقرار کرنا کہ ان میں سے بعض فرشتے اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں انہی میں سے جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے بشروں کے پاس بھیجتا ہے بلکہ ان میں سے بعض فرشتے دوسرے فرشتوں کے رسول ہوتے ہیں۔

(۱۱) انکی مختلف ڈیوٹیاں مقرر ہیں مثلاً بعض حاملین عرش ہیں بعض صف بستہ ہیں بعض جنت کے خازن ہیں بعض دوزخ کے داروغے ہیں بعض کاتبین اعمال ہیں بعض بادلوں پر مقرر ہیں ان کی یہ ڈیوٹیاں قرآن مجید میں بھی بیان کی گئی ہیں۔(الحُبائک صفہ ۸)

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

ان نومن با للہ و ملائکتہ و کتبہ و رسولہ (رواہ الشیخان والطبرانی فی الکبیر)

(یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور اسکے ملائکہ پر اور اسکی کتب اور رُسل پر)

قرآن واحادیث مبارکہ میں جو تفصیل آتی ہے فقیر انہیں جمع کر کے اس تصنیف کا نام رکھتا ہے

〈تزین الارائک بتصرفات الملائک عرف فرشتوں کی پرواز〉

وما توفیقی الا باللہ العلی لعظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ و حزبہ العظیم بارک و سلم

مدینے کا بھکاری الفقیر

القادری ابو الصالح محمد فیض احمد

اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور پاکستان۔

۱۷ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ

﴿مقدمہ﴾

نیچریوں کے پیشوا سر سید علیگڑھی نے ملائکہ کے وجود کا انکار کیا ہے۔ اس کے رد کیلئے آیاتِ قرآنی اور احادیث کے تصریحات کافی ہیں

﴿ ملائکہ کا لغوی اور شرعی معنی ﴾

ملائکہ ملاک کی جمع ہے اس سے مفاعل کے وزن پر ملائک سے جیسے مطلع جمع ہے مطالع آتی ہے ملائک کے بعد: ۃ: تانیث جمع کے طور پر آتی ہے ملائکہ کا واحد ملک بھی بتایا گیا ہے۔ اس کا مادہ الک ہے ۔جس کے معنی اُرسل (اس نے بھیجا) کے ہیں۔ اسی طرح الوکۃ کے معنی بھی رسالت یعنی پیغام رسانی کے آتے ہیں۔ چونکہ یہ مخلوق باری تعالیٰ کے پیغامات اس کے مقبول اور مقرب بندوں تک پہنچانے کا فریضہ سر انجام دیتی ہ ہ اس لیے اسے: ملائکۃ: کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ علماء فرماتے ہیں

انهم و سائط بين الله تعالى و بين الناس

یہ ملائکہ اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں کے درمیان واسطے اور وسیلے کی حیثیت رکھتے ہیں

اہل علم نے ملائکہ کی حقیقت پر روشنی دالتے ہوئے کئی اقوال بیان کئے ہیں لیکن صحیح ترین اور متفقہ قول یہ ہے:

انها اجسام لطيفة قادرة على التشكل با شكال مختلفة

(یہ وہ لطیف اور نورانی اجسام ہیں جنہیں اپنی لطافت کے باعث مختلف شکلیں بدلنے پر قدرت حاصل ہوتی ہیں)

عام انسان انہیں انکی اصل صورت میں نہیں دیکھ سکتے، کیونکہ انسانی آنکھ صرف کثیف اور مادی اجسام کو ہی دیکھ سکتی ہے۔ غیر مادی اور لطیف اشیاء کو نہیں۔ مگر وہ عرفاءِ کاملین جنہوں نے تزکیہ نفس اور تصفیہء باطن کے ذریعے اپنی باطنی آنکھ روشن کر لی ہوتی ہے اور ان کی چشم بصیرت سے مادی حجابات اُٹھ چکے ہوتے ہیں۔ وہ نہ صرف ملائکہ کو دیکھ سکتے ہیں بلکہ انہیں ان سے ملاقات اور اکتسابِ فیض کا شرف بھی حاصل ہوتا ہے

﴿غلط عقیدہ﴾

فرشتوں کے غیر حسی اور غیر مرئی ہونے کے باعث بعض کم فہم لوگوں نے ان کے خارجی وجود (EXTERNALITY) کا ہی انکار کر دیا ہے۔ اور چونکہ قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر بصراحت فرشتوں کا ذکر آیا ہے۔ اس لئے ان آیاتِ قرآنی کی تاویل فاسد کرتے ہوئے فرشتوں کو مجرّد انسانی قوتوں، نیک انسانی روحوں، قوائے عالم یا صفاتِ باری تعالیٰ سے تعبیر کر دیا ہے، اسی طرح بعض لوگوں نے جبرائیلؑ کو عین ملکہ ءنبوت قرار دیا ہے۔ یہ سب تصورات گمراہی پر مبنی ہیں اور فلسفہ کی پیداوار ہے اس لئے کہ آیات و احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فرشتوں کو بحیثیت مخلوق با قاعدہ وجود تشخص حاصل ہے وہ مستقل ہیتان ہیں محبود قواتیں ہیں جیسا کہ بعض ان ٹیڈی مجتہدین کا خیال ہے جنہوں نے بلا جواز انہیں سائینی تحقیق کا موضوع بنالیا ہے انہوں نے آیاتِ قرآنی کی فاسد تاویلات اور احادیثِ نبوی کے انکار کے بنا پر فرشتوں کے تصور کو اس طرح مسخ کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ کسی نہ کسی سائنسی اصول کے تابع ہو جائے ایسے لوگ اس حقیقت کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں کہ فرشتے جس نوع تخلیق سے تعلق رکھتے ہیں وہ سائنس کے دائرہ تخلیق (SCOP OF RECEARCH) سے ہی خارج ہے۔ سائنس صرف عالمِ حیاتات و مادیات (PHYSCIAL AND MATERIAL WORLD) کے حقائق پہ بحث کرتی ہے اسے مابعد الطبیعی و روحانی حقیقتوں (METAL PHYSCIAL AND SPIRITUAL REALITIES) سے کوئی واسطہ نہیں اس لئے سائنس کا یہ کام نہیں کہ اپنے موضوع تحقیق سے ہٹ کر کسی غیر متعلقہ حقیقت سے بحث کرے اس کی مہیت اور وجود کے بارے میں رائے زنی کرئے جو شئے اس کی حدِ جستجو سے ماوراء ہو اس کا انکار

کر دے سائنس کے نام پر ایسی نام نہاد تحقیق جو خود غیر سائنسی (UNSCIENTIFIC) بات ہے۔

اگر ہماری عقل اپنی محدود وسعتِ نظر کی بنا پر فرشتوں کا صحیح ادراک نہ کر سکتی ہو تو اس وجہ سے ہم فرشتوں کے تصور کو خلافِ عقل قرار نہیں دے سکتے، بلکہ اسے وراءِ عقل کہیں گے۔ کسی چیز کا خلافِ عقل ہونا اور بات ہے اور وراءِ عقل ہونا اور بات ہے۔ عقل و خرد کے ادراک کا تمام تر انحصار حواس خمسہ (FIVE SENCE OF PERCEPTION) پر ہوتا ہے جو چیز آنکھ کان ناک زبان یا ہاتھ کے ادراک میں آ سکے عقل صرف اسی کو سمجھ سکتی ہے اور اسی کے بارے میں کوئی رائے وضع کر سکتی ہے، لیکن جس شئے کا وجود ہی سرے سے غیر حسی اور غیر مادی ہو اسے نہ دیکھا جا سکتا ہو اور نہ سونگھا جا سکتا ہو نہ سنا جا سکتا ہو نہ چکھا جا سکتا ہو نہ چھونا ممکن ہو۔ گویا حواس ظاہری جس حقیقت کے بارے میں کوئی خادم مواد اور ابتدائی معلومات ہی فراہم نہ کر سکیں تو آپ خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ عقل اس کے بارے میں کوئی تصور کس طرح قائم کر سکے گی صاف ظاہر ہے کہ عقل اس معاملے میں خاموش ہی رہے گی۔ عقل کا خاموش رہنا اس کی اپنی حدود (LIMITATION) کی وجہ سے ہے۔ اس سے یہ نتیجہ کبھی اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ اس حقیقت کا ہی سرے سے کوئی وجود نہیں۔ آخر ہر چیز کو عقل اور سائنس کے حیطہ ادراک (SCOPE OF PERCEPTION) میں کھینچ لانے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا عقل اور سائنس کی حد جستجو سے اوپر یا خارج کوئی حقیقت موجود نہیں؟ یہ انداز فکر ہمیں خدا اور رسول، وحی و آخرت بلکہ جملہ اجزائے ایمان سے انکار پر لا کھڑا کرے گا اور ایمان بالغیب کا تصور ہی بالکل معدوم ہو جائیگا۔

جس طرح ہر چیز کو جاننے کا ایک خاص ذریعہ ہوتا ہے۔ مثلاً آواز کو جاننے کا ذریعہ کان ہیں ذائقے کو جاننے کا ذریعہ زبان ہے اور خوشبو کو جاننے کا ذریعہ ناک ہے، اس مخصوص ذریعہ کے علاوہ کسی دوسرے ذریعے سے اس مخصوص حقیقت کو نہیں جانا جا سکتا اسی طرح محسوسات اور معقولات سے ماوراء حقیقتوں کو جاننے کے بھی کچھ مخصوص ذرائع ہیں جنہیں صرف انہی کی مدد سے جانا جا سکتا ہے، ان کے بغیر نہیں اور وہ ہیں نور باطن یا وحی الٰہی۔ نور باطن ایسا ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی قلبی اور روحانی استعداد کے طور پر ان کے اندر رکھا ہے۔ اس ذریعے کا کام (FUNCTION) صرف تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے مراحل طے کرنے سے

شروع ہوتا ہے اس کے بغیر نہیں اور جن مابعدالطبعی حقیقتوں کے کامل ادراک سے یہ باطنی ذریعہ بھی قاصر ہو انہیں صرف وحی الٰہی اور واسطہ ءنبوت سے جانا جا سکتا ہے اس کے بغیر کسی اور صورت سے نہیں لہذا فرشتوں کے وجود اور ماہیت یہ ایسی ہی دیگر عالم امر کی حقیقتوں کے بارے میں صاحبِ نبوت کا قول سند ہو سکتا ہے۔ کسی اور محقق فلسفی یا سائنس دان کا نہیں.

﴿قرآن مجید﴾

ملائکہ کا وجود بیسیوں آیات سے ثابت ہوتا ہے اور وہی قرآنی مضامین جمہور یہ اسلام کا مذہب ہے وہ یہی ہے کہ ملائکہ موجود ہیں، اور وہ انسانوں اور جنات سے علیحدہ مخلوق ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں مخصوص امور کے لئے مقرر کیا ہوا ہے۔ گویا یہ ذاتِ حق کے وہ کارکن ہیں جن سے خلقی طور پر نافرمانی اور گناہ صادر ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ اپنے خمیر اور ہیتِ تخلیق کے اعتبار سے ہی **: معصوم :** ہیں۔ ان کا وجود سراسر نور ہے ان میں جنات اور انسانوں کیطرح شر و فساد اور فتنہ وظلم کا نہ کوئی ملکہ ہے اور نہ استعداد۔ اس لئے روزِ قیامت یہ جواب وہی اور مواخذے سے بھی مستثنا ہوں گے۔ بعض اقوام میں انہیں غلطی سے خدا کی بیٹیاں تصور کیا، بعض نے ان کے کام کی نوعیت کے پیشِ نظر انہیں خدائی میں شریک بنا دیا۔ جبکہ بعض نے ان کی پرستش بھی کی۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر ان تمام تصوراتِ باطلہ کی تردید کی ہے اور ان کے بارے مین تصوریوں واضح کیا ہے

﴿قرآن مجید کی آیات﴾۔

〈۱〉 **و جعلو االملائکۃ الذین ھم عبادالرحمن اناثا**

اور اُنہوں نے ان فرشتوں کو جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اس کی بیٹیاں بنا دیا۔

〈۲〉 **بل عباد مکرمون**

بلکہ وہ فرشتے خدا کے معزز بندے ہیں

ان کی عبادت کا یہ عالم ہے کہ:

〈۳〉 **یسبحون الیل و النهار لا یفترون**

فرشتے دن رات خدا کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور ہر گز نہیں تھکتے۔

〈۴〉 **و تری الملئکة حافین من حول العرش یسبحون بحمد ربهم۔**

اور آپ فرشتوں کی عرش کے اردگرد خُدا کی تسبیح کرے دیکھیں گے۔

〈۵〉 **لا یسبقونه بالقول و هم بامره یعملون۔**

فرشتے خدا سے بات کرنے میں پیشقدمی نہیں کرتے اور وہ اس کے ہر حکم کی تعمیل کرتے رہتے ہیں غزوہ بدر میں فرشتوں نے مسلح ہو کر مجاہدین اسلام کی مدد کی۔

〈۶〉 **یمدد کم ربکم بخمسة الاف من الملئکة مسومین۔**

تمہارے رب نے پانچ ہزار مسلّح فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد کی۔

〈۷〉 **علمه شدید القوی ذومرة فاستوی**

تعلیم دی اسکو سخت قوتوں والے نے زورآور نے

شدید القویٰ سے مراد حضرت جبرائیل کی قوت و طاقت ہے اور ذومرۃ کے معنی یہ ہے کہ آپ نہایت خوبصورت اور دل کش شکل وصورت والے ہیں۔ ایک اور مقام پر فرمایا۔

〈۸〉 **انه لقول رسول کریم ذی قوة عند ذی العرش مکین**

بے شک یہ قول ہے نیک ایلچی کا جو قوت والا ہے اور صاحبِ عرش کا پاس ہے۔

یہاں بھی آپ کی قوت و طاقت کا اظہار فرمایا۔ حضرت جبرائیل کی طاقت وقوت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بعض آثار کے مطابق جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی بستیوں کو عذاب کی صورت میں تہ و بالا کرنا چاہتا ہے۔ اس کا حکم حضرت جبرائیل ہی کو دیتا ہے۔ قوم لوط کی بستیوں کو جن پر کہ تقریباً چار لاکھ کے قریب ذی روح موجود تھے آپ ہی نے اٹھا کر آسمانوں تک پہنچایا اور پھر انہیں اُلٹ کر نیچے پھینک دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت جبرائیل کو قوت و طاقت عطا فرمائی ہے۔ آپ کی ایک صفت امین بیان کی گئی ہے۔

نزل به الروح الامین

یہ روح الامین جبرائیل ہی ہیں۔ ایک اور مقام پر یہ بات واضح کر دی کہ جو جبرائیل کا دشمن ہے وہ خدا کا اور خدا تعالیٰ اس کا دشمن ہے۔ جبرائیل کا لفظی معنی : **اللہ کا بندہ** : ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ ہر نام جس کے آخر میں ءِایل آتا ہے اس کا معنی اللہ کا بندہ ہے۔

﴿احادیثِ مبارکہ﴾

(۱) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مافی السموت السبع موضع قدم ولا شبر ولا كف الاوفيه ملك قائم اوملك ساجد او ملك راكع فاذا كان يوم القيمة قالوا جميعا سبحانك ما عبدنا حق عبادتك الا انا لم نشرك بك شيئا۔ (رواه الطبرانی)

ساتوں آسمانوں میں ایک قدم ایک بالشت اور ایک ہتھیلی کی جگہ بھی ایسی نہیں جس پر کوئی فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو یا کھڑا یا حالتِ رکوع میں نہ ہو اور قیامت کے دن فرشتے کہیں گے کہ اے اللہ پاک ہے ذات تیری۔ قسم ہے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکتے اور ہم نے تیرے ساتھ شرک نہیں کیا۔

(۲) بعض احادیث معراج میں بھی ذکر ہے کہ بیت المعمور میں جو کہ خانہ کعبہ کی سیدھ میں چھٹے یا ساتویں آسمان پر اہل سمٰوٰت کا کعبہ ہے، روزانہ ستر ہزار فرشتے عبادت کیلئے داخل ہوتے ہیں اور جواب تک داخل ہو کر عبادت کر چکے ہیں ابھی تک ان کی دوبارہ باری نہیں آئی۔ اس سے فرشتوں کی تعداد کی کثرت اور ان کی عبادت کا حال معلوم ہوا۔

(۳) ملائکہ کی تخلیق نور سے ہے چنانچہ احادیث میں ہے کہ

ان اللہ تعالی خلقھم من النور

بیشک اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو نور سے پیدا فرمایا

(۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں۔

خلقت الملائکہ من نور و خلق الجان من نارو خلق الادم مما وصف لکم

(فرشتے) نور سے بنائے گئے ہیں اور جن آگ کی لو سے جس میں دھواں ملا ہوا تھا اور آدم اس چیز سے جو تمہیں بتائی گئی یعنی سیاہ وسپید وسرخ مٹی سے۔

﴿ فائدہ ﴾ ملائکہ نور ہیں اسمیں کسی کو شک نہیں لیکن انکے انوار کا سرچشمہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۵) عبدالرزاق اپنے :مصنف :میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا

یا جابر ان الله تعالی قد خلق قبل الشیاء نور نبیک من نوره(الی قوله)فلما ارا داالله ان یخلق الخلق قسم ذلک النوراربعنه اجزاء فخلق من لاجزء الاول القلم و من الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول حملة العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث باقی الملئکةالحدیث ـ

اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے بنایا پھر جب عالم کو پیدا کرنا چاہا۔اس نور کے چار حصے کیے پہلے سے قلم دوسرے سے لوح تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے ٹکڑے کے چار حصے کیے پہلے سے ملائکہ حاملان عرش ،دوسرے سے کرسی تیسرے سے باقی فرشتے پیدا کیے۔

﴿فاعدہ﴾ علامہ فاسی فرماتے ہیں، : مطالعہ المسرات :میں زیرِ قول دلائل

التقدم من نور الانوار و قال صلی الله تعالیٰ علیه ولم اول ما خلق الله نوری و من نوری خلق کل شیئی۔

اللہ تعالیٰ نور ہے نہ مثل انوار کے اور روح پاک نبی ﷺ اسکے نور کی ایک چمک ہے اور فرشتے (حضور سرورِ کائنات) کے نور کے شرارے ہیں

حضورِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

''سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا کی''

﴿لطیفه﴾ منکرینِ کمالات مصطفیٰ ﷺ ملائکہ کو نور مانتے ہیں لیکن جس کے نور سے یہ پیدا ہوئے اس ذاتِ اقدسؐ کو نور ماننے کیلئے تیار نہیں بلکہ ماننے والوں پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ اسے کہتے ہیں الٹی کھوپڑی۔

﴿باب نمبر ۱﴾

ملائکہ کرام کے کمالات

〈۱〉 شرح فقہ اکبر میں ہے کہ ملائکہ کرام لطیف اور ہوائی جسم والے ہیں اور فرمایا کہ

انهم قادرون ان تیشکلوباشکال مختلفه فتیشکلون بصورة الانسان و غیر ها من الصوره۔

ملائکہ کرام انسان کی شکل بن جاتے ہیں اور وہ پروں والے ہیں بعض فرشتوں کے دو (۲) پر ہیں بعض کے تین (۳) اور بعض کے (۴) چار۔ (فرائض الاسلام لمولانا ہاشم ٹھٹھوی مرحوم صفہ نمبر ۱۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

"تعرج الملئكة"

ملائکہ عروج کرتے ہیں جو عروج ونزول پر مامور ہیں

(کیونکہ بعض ملائکہ وہ ہیں جو آسمانوں سے ہرگز نہیں اترتے اور بعض وہ ہیں جو زمین سے آسمان کیطرف عروج نہیں کرتے اور ان کے عروج وصعود اور نزول کی پرواز اتنی سریع سے سریع تر ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

〈۱〉 بھائیوں نے جب حضرت یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈالا تو اللہ نے جبرائیل کو فرمایا "**ادرک عبدی**" میرے بندے کو ہاتھوں میں لے لو اس سے پہلے کہ وہ کنوئیں کی تہ میں پہنچے حضرت جبرائیل نے فوراً **سدرة المنتهیٰ** سے پرواز فرمائی ابھی یوسف کنوئیں کی تہ تک نہ پہنچے کہ جبرائیل نے انہیں ہاتھوں پر اُٹھالیا (روح البیان)

﴿ فائدہ ﴾ صاحب روح البیان نے پ۲۳ میں اسماعیلؑ کے واقعہ میں جبرائیلؑ کی اس قسم کی پروازوں کا ذکر یکجا لکھا گیا ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں)

﴿ جبرائیل علیہ السلام کی پرواز کی تفصیل ﴾

حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ آپ کو بھی کبھی مشقت اور تکلیف پہنچی ہے جب کہ آپ آسمانوں سے زمین تک تیز رفتاری سے آتے ہیں عرض کی ہاں مجھے چار مواقع پر تکلیف پہنچی،

〈۱〉 جب ابراھیم علیہ السلام کو نمرود نے آگ میں ڈالا تو میں اس وقت عرش کے نیچے تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا **ادرک عبدی** میرے عبد کو بچایئے میں نے بحکم خداوندی انہیں اپنے ہاتھ میں لے کر عرض کی آپ کو کوئی ضرور ہو تو فرمایئے اُنہوں نے فرمایا ہے تو سہی لیکن تیرے کہنے کی نہیں۔

〈۲〉 جب ابراھیم علیہ السلام نے چھری اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن پر رکھی تو بھی میں عرش کے نیچے کھڑا تھا مجھے حکم ہوا کہ میرے بندے کو بچایئے میں نے آنکھ جھپکنے سے پہلے اسمٰعیلؑ کی گردن سے چھری کو الٹ دیا۔

〈۳〉 جب اُحد میں آپ کو کفار نے زخمی کیا ور آپ کی دندان مبارک کو شہید کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے محبوب علیہ الصلوٰاۃ والسلام کے خون مبارک کو اُٹھا لیجئے اس لئے کہ اگر آپؐ کے خون مبارک کا ایک قطرہ زمین پر گر پڑا تو زمین قیامت تک نہ انگوری دے گی اور نہ ہی درخت پیدا ہوں گے اُس وقت میں نے آپ کا خون مبارک ہاتھ میں لیا اور اسے ہوا میں اڑا دیا۔

〈۴〉 جب یوسفؑ کو بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا میرے بندے یوسف کو بچایئے میں نے انھیں کنوئیں میں پہنچنے سے قبل اُٹھا لیا بلکہ میں نے کنوئیں کی تہ سے پتھر اُٹھا کر پانی کی اُوپر رکھ دیا جس پر یوسفؑ کو بٹھا دیا۔ (روح البیان صفہ ۲۳۱ پ ۲۳ اُردو)

﴿فائدہ﴾ جبرائیلؑ کی اس قسم کی پروازیں اور بھی ہیں اور انکے دیگر کمالات بھی فقیر کے رسالہ ''**جبرائیلؑ امین خادم دربار**'' میں پڑھیئے۔

﴿انتباہ﴾ انبیاء علیہ السلام کی پروازیں ان سے بڑھ کر ہیں اور اولیاء کرام کی پروازیں بھی جبرائیلی پروازوں سے کچھ کم نہیں بالخصوص غوثِ اعظمؓ کی پروازوں کا کیا کہنا۔

﴿روح فرشتہ﴾

امیر المومنین سیّدنا علی المرتضٰی علیہ السلام سے مروی ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے جس کے ستر ہزار سر ہیں اور ہر سر پر ستر ہزار چہرے اور ہر چہرے پر ستر ہزار دہن اور ہر دہن پر ستر ہزار زبانیں اور ہر زبان پر ستر ہزار لغت اور ہر لغت پر مہاسنک ہوتے ہیں۔ **یسح اللہ تعالیٰ بتلک اللغات کلھا یخلق من کل تسبیح ملک یطیر مع الملائکہ الی یوم القیامۃ** وہ (فرشتہ) ان سب پر لغتوں سے اگر ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار ستر جگہ مہاسنک ہوئے جسکی کتابت یوں ہے کہ ۱۶۸۰۷۰ (دائیں ہاتھ کو بیس صفر لگا دیجئے) اللہ عزوجل کی تسبیح سے **ایک** فرشتہ پیدا ہوتا کہ قیامت تک ملائکہ کے ساتھ پرواز کرے **گا** (الحبائک للصیوطی وعمدۃ القادی شرح صحیح البخاری)

﴿۲﴾ شعبلی نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ روح ایک (فرشتہ) عظیم ہے آسمان وزمین وجبال وملائکہ سب سے بڑا اور اس کا مقام آسمان چہارم میں ہے **۔یسبح کل اسنی عشر تسبیحۃ بخلق من کل تسبیحنہ** ہر روز بارہ ہزار تسبیحیں کہتا ہے۔ایک فرشتہ بنتا ہے۔ یہ **روح نامی فرشتہ** روز قیامت تنہا ایک صف میں کھڑا ہوگا اور باقی سب فرشتوں کی ایک صف ہوگی **ذکرہ الامام البغوی فالمعالم و الا مام العینی فی المعلۃ شرح بخاری**

﴿فائدہ﴾ رُوح فرشتہ کے متعلق تفسیر اویسی کا مطالعہ کریں اور رُوح کی حقیقت کی تحقیق فقیر کے رسالہ '' **:الفتوح فی تحقیق الروح** '' میں ہے۔

﴿ایک قدم زمین پر دوسرا قدم آسمان پر﴾

حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے ہاں ایک فرشتہ حاضر ہوا جو کہ اس سے قبل زمین پر کبھی نہیں اترا وہ اللہ تعالیٰ سے پیغام لے آیا جب وہ جانے لگا تو پہلا قدم آسمانوں کے اوپر اور دوسرا ابھی زمین پر تھا جو اس نے اسے نہیں اٹھایا تھا۔ (الحبائک صفہ۱۱۲)

﴿۲﴾ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے فرشتے بھی ہیں کہ انکے کان کے نرم گوشہ سے گدی تک سات سو سال کی مسافت ہے کہ جس پر تیز رفتار پرندہ اڑے

﴿فائدہ﴾ جب ایسے ملائکہ کے قد کی طوالت کا یہ حال ہے تو پھر انکی قوت وطاقت اور تصرفات وکمالات کا کیا حال ہوگا۔

﴿انسان کے نگران فرشتے﴾

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مومن پر تین سو ساٹھ (طبرانی کی ایک راویت میں تین سو نوے) نگران فرشتے مقرر ہیں وہ انسان سے ایسی چیزیں ہٹاتے ہیں جو انسان خود نہیں دیکھ سکتا ہے سات فرشتے انسان کی آنکھوں کے نگران ہیں اس سے خرابیوں کو ایسے ہٹاتے ہیں جیسے گرمیوں میں شہد سے مکھیاں ہٹائی جاتی ہیں۔ اگر تم دیکھو تو حیران ہو جاؤ کہ وہ ہر جگہ موجود ہیں پہاڑوں میں آبادیوں میں جنگلات میں اور ہاتھ پھیلاتے ہوئے ہیں اگر وہ نہ ہوں تو انسان کو شیطان اچک کے لے جائیں (طبرانی الحبائک صفہ نمبر ۸۶) اسی حبائک میں اور روایات ہیں کہ اگر نگران فرشتے نہ ہوں تو انسان دیواروں میں دب کر مر جائے اور کنوؤں میں گریں یا انہیں درندے کھا جائیں یا وہ غرق ہوں یا آگ سے جل جائیں ہاں جس پر تقدیر آتی ہے تو وہ ہٹ جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

﴿تبصرہ اویسی غفرلہ﴾

انسان مٹی کا ڈھیلہ غور فرمایئے اللہ نے اسی کی خدمت کے لئے تین سو نوے نوری فرشتے ہر وقت کمر بستہ ہیں اور وہ انسان کے پانچ فٹ قد کے اندر فٹ شدہ مشین کے پرزوں کے لئے مفت کام کر رہے ہیں ہر ایک تفصیل میں تطویل ہے ہاں کچھ مختصر سا خاکہ امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں بیان فرمایا فقیر کا ترجمہ (**انطاق المفهوم ترجمه احياء العلوم**) پڑھیئے معلوم ہوگا کہ ایک انسان پر تین سو نوے ملائکہ کی ڈیوٹی ہے۔ بے پروائی کریں تو انسان مر مٹے۔ لیکن افسوس ہے کہ اُس کریم نے تو تیرے لیئے سینکڑوں ملائکہ نوری مفت مقرر کر رکھے ہیں۔ لیکن تو اُس کی ہزاروں نعمتوں کے علاوہ بے شمار انعامات پا کر اُسکے حضور ایک سجدہ کرنے سے بھی گریز کرتا ہے۔ بلکہ اُس کا باغی بن کر زندگی بسر کر رہا ہے خود تو ایک نوکر رکھتا اُسے تنخواہ کے علاوہ ہزاروں خوشامدیں کرتا ہے تب بھی وہ تیرے کام پر پورا نہیں اترتا لیکن مالک حقیقی نے جو تیرے خدام مقرر کیئے ہیں وہ نوری ہو کر تیری خدمت میں معمولی سے کمی بھی محسوس نہیں ہونے دیتے۔

ابر و باد و مه و خورشید کا راند
تاتو نانے بدست آری و بغفلت نخوری
همه از بهم تو سر گشته و فرمانبردار
شرط انصاف بتاشد که تو فرمان بنری

ترجمه: بادل وہوا اور چاند سورج تمام تیرے کام میں ہیں تاکہ تو روٹی ہاتھ میں لا کر غفلت سے نہ کھائے تمام تیرے لیے پریشان اور فرمانبردار ہیں یہ شرط انصاف نہیں کہ تو اللہ کا فرمانبردار نہ ہو

صاحب روح البیان فرماتے هیں که صرف ایک لقمہ کی تیاری میں تین سو ملائکہ مقرر ہیں ان کے سردار میکائیلؑ ہیں جو انہیں رحمت کے کنویں سے پانی بھرنے کی اجازت بخشتے ہیں اور دیگر فرشتے ہیں جو بادلوں اور سورج اور چاند اور افلاک کو اور کھیتوں کے پکنے کے لئے ہیں اور ہوا کے فرشتے بھی اس

خدمت پر مقرر ہیں اور زمین کے اکثر جانور یہی خدمت بجالاتے ہیں اور آخر خادم باورچی ہے جو کھانے پکا کر حاضر خدمت کرتا ہے۔ (روح البیان پ ۲۳ صفحہ ۱۲۴ اردو)

﴿فائدہ﴾ انسان کو اللہ نے کتنا اعزاز بخشا ہے لیکن افسوس کہ یہ اپنی غفلت میں خود کو جہنم کا ایندھن بنا رہا ہے۔

﴿غیبی مدد گار فرشتے﴾

اس مضمون کو فقیر ذرا قدرے تفصیل سے عرض کرنا چاہتا ہے اس لئے کہ شرک کے مفتی بات بات پر شرک کی مشین لئے بیٹھے ہیں ان روایات سے ثابت ہوگا کہ انکا شرک کا فتوی محض ضد پر مبنی ہے بلکہ اویسی کہتا ہے کہ انکا بات بات پر شرک کا فتوی جاری کرنا بھی حضور نبی پاک ﷺ کا علم غیب اور معجزہ ہے تفصیل آخر میں آئیگی۔

﴿احادیث مبارکہ﴾

(۱) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ کے چند ایسے فرشتے ہیں جو نگران ملائکہ کے علاوہ ہیں انکا کام ہے کہ جو پتے زمین پر گرتے ہیں انہیں لکھتے ہیں جب تمہارے میں سے کسی کو زمین پر مشکل پڑتی ہے اور وہ بغیر مدد گاروں کے حل نہیں ہوتی تو اسے چاہیے کہ کہے " **عباداللہ اغیثونا او اعینونا رحمکم اللہ**:" "اے اللہ کے بندے ہماری فریاد کو پہونچو یا ہماری مدد کرو" انشاءاللہ وہ تھوڑی دیر بعد مدد کیا جائیگا (بیہقی فی شعب (الایمان)

(۲) امام بیہقی کی ایک اور روایت میں ہے کہ بیشک زمین پر اللہ کے چند فرشتے ہیں جنہیں حفظہ کہا جاتا ہے زمین پر درخت کا جوئی پتہ گرتا ہے یا کسی کو کوئی بھی مشکل پڑتی ہے یا کوئی ضرورت کے لئے کسی کا محتاج جنگل میں ہوتا ہے تو چاہیے کہ کہے **اعینو عباداللہ رحمکم اللہ**: اے اللہ کے بندے اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے میری مدد کرو تو وہ انشائاللہ عنقریب مدد کیا جائیگا۔

﴿حکایت﴾

امام بیہقیؒ سند کے ساتھ احمد حنبلؒ کا واقعہ بیان فرمایا کہ میں نے پانچ حج پڑھے ہیں ان میں سے تین پیدل پڑھے ہیں ایک دفعہ میں پیدل حج میں راستہ بھول گیا تو میں بار بار باتکرار کہتا رہا **یا عباد الله دلونی علی الطریق** : اے اللہ کے بندے مجھے راستہ دکھاؤ۔ چنانچہ غیبی مدد سے مجھے راستہ مل گیا۔ (الحبائک صفحہ ۸۹) (فائدہ) حبائک کا محشی لکھتا ہے کہ اسناد حزہ الحکایۃ عن الامام احمد صحیح جدا اس حکایت کی سند امام احمد بن حنبل سے یقیناً صحیح ہے

﴿ساتوں زمینوں کو سر پر اُٹھانے والا فرشتہ﴾

حضور نبی کریم ﷺ سے زمین کے بارے میں سوال ہوا کہ یہ کس شے پر قائم ہے۔ آپؐ نے فرمایا پانی پر عرض کی گئی تو پانی کس شے پر آپؐ نے فرمایا سبز پتھر پر عرض کی گئی سبز پتھر کس شے پر آپؐ نے فرمایا مچھلی کی پیٹھ پر جس کے دو کنارے عرش کو ٹکراتے ہیں عرض کی گئی تو مچھلی کس پر آپؐ نے فرمایا اس فرشتہ کے کاندھے پر جس کے دونوں قدم ہیں (خلاء) میں ہیں یعنی اس کے نیچے کوئی سہارا نہیں (الحبائک صفحہ ۹۱)

﴿فائدہ﴾ اس حدیث پر محشی نے جرح کی ہے لیکن ابن القیم کو سند بنایا ہے

(۱) ابنِ قیم کو ہم نہیں مانتے ہیں اس لئے کہ یہ اپنے استاد ابن تمیمیہ اور ابن الجوزیؒ کی طرح عجلت باز ہے۔

(۲) یہ جرح مبہم ہے اور جرح مبہم عند المحدثین غیر مقبول ہے تحقیق کے لئے دیکھیے فقیر کی تصنیف، اشد البلاء فی کتابتہ النساء۔

(۳) جرح میں صرف یہ کہ دینا کافی ہے کہ یہ اسرائیلیت سے ہے اس لئے اسرائیلیت کے مطلقاً نا قابل حجت نہیں بلکہ وہ نا قابلِ قبول ہیں جو قرآن و حدیث کے خلاف ہوں جیسا کہ **الحبائک للسیوطی** کے مقدمہ میں ہے اور یہ مضمون تو قرآن کے مضامین سے مستوید ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ کے لیے بار بار فرمایا ہے بغیر عمد ترونہا۔ تو اس اعتبار سے یہ روایت موئد از قرآن ہے

(۴) یہ کوئی عقائد واحکام تو نہیں کہ انہیں احادیثِ ضعیفہ غیر مقبول ہیں یہ تو خبر ہے کوئی مانے تو سبحان اللہ نہ مانے تو ماشاء اللہ۔

﴿فضائلِ مصطفیٰ ﷺ﴾

اگر اس روایت کو فضائلِ مصطفیٰ ﷺ میں شامل کر لیا جائے تو فضائل میں احادیثِ ضعیفہ مقبول ہیں اور حضور ﷺ کے فضائل کے پہلو ہیں

(۱) آپؐ کو جملہ عالمین کے ذرہ ذرہ کا علم ہے تبھی تو آپؐ برجستہ سوالات کے جوابات بتاتے جارہے ہیں ورنہ فرماتے مجھے تو علم نہیں جبرائیلؑ آئیں گے تو ان سے پوچھیں گے۔

(۲) ہر وحی میں جبرائیلؑ کی ضرورت نہیں وہ تو صرف اہلِ کتاب کے باور کرانے کے لئے وحی لاتے ورنہ بے شمار وحی کے مضامین جبرائیلؑ کے بغیر موجود ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔

(۳) صحابہ ءکرامؓ کا یہی عقیدہ تھا کہ آپؐ جملہ عالمین کے علوم کے عالم ہیں کیونکہ اس حدیث کے راوی عبداللہ بن عمرؓ ہیں اس کے متعلق مزید احادیث ومضامین فقیر کی کتاب ''**فرشتے ھی فرشتے میں**'' پڑھیے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ کشتی کیطرح ڈولنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو زمین کو ساکن اور برقرار رکھنے پر معمور فرمایا فرشتے زمین کے نیچے داخل ہو کر کرہ ءزمین کو اپنے کندھوں پر اٹھایا اور اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھ ایک مشرق اور ایک مغرب دراز کر کے زمین کے ساتوں طبقوں کو جکڑ لیا کرۂ زمین کو قابو کرنے کے بعد فرشتے کے پاؤں ڈگمگانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک بیل بھیجا جس نے اپنے سینگوں پر فرشتے کے پاؤں (اس بیل کے چالیس ہزار سینگ اور چالیس ہزار ٹانگیں ہیں) رکھنے چاہے مگر اس کے سینگ فرشتے کے قدموں تک پہنچ سکے تو اللہ تعالیٰ نے سبز رنگ کا یاقوت اس بیل کے سینگوں پر رکھ دیا اسی یاقوت پر فرشتہ کے پاؤں رکھے ہوئے ہیں

﴿فوائد﴾ یہ فرشتہ اور اتنا طویل وعریض شکل وصورت کے باوجود کہ ہمارے نبی پاک کا مرید ہے یعنی آپ کا امتی ہے اس کی قوت وطاقت بھی قابلِ دیدنی وشنیدنی ہے لیکن شرک کا وہم نہ ہو کیونکہ یہ فرشتہ ہے اور فرشتوں کے لیے وہابی دیوبندی ماننے کو عین اسلام سمجھتے ہیں ہاں ان کو خطرہ ہے تو اپنے نبی کریم ﷺ کے لئے کہ کہیں توحید میں فرق نہ آجائے اس لئے ان کی توحید کا عقیدہ نہایت ہی کمزور اور ڈانواں ڈول ہے۔

﴿انسان اور ملائکہ کا موازنہ﴾

دورِ حاضر میں عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ فرشتے ہر انسان سے افضل ہیں یہانتک کہ انبیاء علیہم السلام سے بھی، یہ تاثر عموماً وہابیوں، دیوبندیوں کے عوام میں زیادہ پایا جاتا ہے اگر چہ انکے اہلِ علم اس مسلہ میں ہمارے ساتھ متفق ہیں۔ لیکن انکے عوام اس لئے غلطی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ ملائکہ نور ہیں اور انبیاء اولیاء بشر اور ظاہر ہے کہ نور بشر سے افضل ہوتا ہے یہ انکار وہی ابلیسی قیاس ہے کہ اس نے یہی کہا تھا، **خلقتنی من نار و خلقته من طین** اور یہی معتزلہ کا مذہب ہے کہ ملائکہ انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں (الحبائک صفہ ۱۵۶) وہابیوں، دیوبندیوں کے عوام کو حضرت موسیٰ کے واقعہ سے آزمایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے تھپڑ مار کر عزرائیلؑ (ملک الموت) کی آنکھ نکال لی (بخاری۔ مشکوٰۃ) یہ واقعہ سنتے ہی شور مچاتے ہیں کہ عزرائیلؑ نور ہے اور موسیٰؑ بشر پھر عزرائیل کی آنکھ کہاں وہ تو نور ہے۔ فقیر اور فقیر کے تلامذہ سے بارہا وہابیوں۔ دیوبندیوں کے عوام نے اسکے حوالہ کا مطالبہ کیا بلکہ بعض اوقات لڑائی پر تل گئے۔ حالانکہ اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ نہ مطلقاً نور افضل ہے اور نہ مطلقاً بشریت افضل ہے بلکہ افضلیت کا دارومدار نسبت پر ہے جیسی نسبت ویسی افضلیت، مثلاً ابوجہل۔ ابولہب۔ فرعون۔ شداد نمرود سب بشر تھے لیکن عام مومن ان سے افضل ہیں اب سمجھئے کہ حضرت بلال بشر ہیں لیکن انکی نسبت سے انکی بشریت کو کروڑوں اولیاء نہیں پہنچ سکتے یونہی حضور سرورِ عالم ﷺ کی بشریت حق ہے لیکن آپکی افضلیت علی الاطلاق جملہ ملائکہ بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام پر ہے۔

(۱) حضور نبی پاک ﷺ علی الاطلاق جملہ ملائکہ وانبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں، اس میں معتزلہ کو بھی اختلاف نہیں

(۲) جملہ انبیاء تمام ملائکہ کرام (یہانتک کہ جبرائیلؑ ومیکائیلؑ) سب سے افضل ہیں یہی جملہ اہلسنت کا مذہب ہے خلافاً للمعتزلہ

(۳) خواص ملائکہ جیسے جبرائیلؑ ودیگر رُسل فرشتے تمام اولیاء کرام سے افضل ہیں یہانتک صحابہ کرام جیسے صدیق اکبرؓ اور اہل بیت سے بھی، اسمیں بھی کئی کو اختلاف نہیں۔

(۴) عام فرشتوں سے اولیاء کرام افضل ہیں چنانچہ امام جلال الدین سیوطیؒ الحبائک صفہ ۱۵۸ میں لکھتے ہیں کہ

ان الرسل من البشر افضل من الملائکه و الاولیاء من البشر افضل من لملائکه

بیشک رُسل بشر رُسل ملائکہ سے افضل ہیں اور اولیاء بشر ملائکہ سے افضل ہیں۔

اس کے بعد امام سیوطیؒ نے تفصیل وتحقیق میں کئی اوراق لکھے بلکہ یہی تفصیل شرح عقائد نسفی اور اسکی شرح نبراس میں ہے فقیر نے بھی وہ تمام ابحاث اپنی تصنیف : **فرشتے هی فرشتے** : میں لکھی ہے۔

(۵) تمام وہ خاص ملائکہ انسان سے افضل ہیں مذکورہ بالا عقائد ومسائل کے لئے چند حوالہ جات حاضر ہیں

حدیث سیّدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا

المومن اکرم علی الله من بعض ملائکة باب المسلمون فی ذمة الله عزوجل (سنن ابن ماجہ صفہ ۲۸۳ مشکوۃ المصابیح صفہ ۵۱۰)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اہل ایمان کاملین فرشتوں سے بھی زیادہ معزز ہیں

چنانچہ تفسیر مظہری میں ہے

ان خواص البشر و هم الانبياء افضل من خواص الملائكة وهم الرسل منهم كماذهب اهل السنة و الجماعة اليه اماماقالوا ان عوام البشر اعنى الاولياء منهم الصالحون المتقون افضل من عوام الملائكة فثابت بالسنّة عن ابى هريره رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلّم المومن اكرم على الله من بعض ملائكة الخ تفسیر مظہری صفحہ ۵۴ جلد ا

خواص بشر حضرات انبیاء علیہم السلام خواص ملائکہ کرام سے افضل ہیں اہل سنت و جماعت اسی طرف گئے ہیں اور یہ جو بیان کرتے ہیں کہ اولیاء اللہ صالحین متقین کرام عوام بشر ہونے کے باوجود عوام فرشتوں سے افضل ہیں یہ درست اور سنّت سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت سیّدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی کے نزدیک اہل ایمان انسان کاملین بعض ملائکہ کرام سے زیادہ معزز و مکرم ہیں

بعض اللہ تعالیٰ کے بندے گزرے ہیں جن کی غذا اللہ تعالیٰ کی تسبیح رہی ہے۔ دنیاوی غذا سے انہوں نے ہاتھ اٹھالیا کیونکہ قدسی قوت ان کے بشری اجسام پر غالب آ گئی اور یہ ایک نا قابلِ فراموش حقیقت ہے کہ انسان نیک اعمال کرنے کی وجہ سے واقعی فرشتوں سے بھی بلند درجہ اور افضل ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ ملائکہ کرام میں عقل تو ہے مگر افسانی خواہشات نہیں اور انسان میں نفسانی خواہشات رکھی گئی ہیں اور عقل بھی لیکن جانوروں میں شہوت رکھی گئی ہے عقل نہیں تو جب انسان اپنی نفسانی خواہشات پر عقل کے ذریعے غلبہ پا کر عبادی الٰہیہ میں مشغول ہو جاتا ہے تو یقیناً ملائکہ کرام سے ممتاز اور بلند درجہ ہو جاتا ہے جیسا کہ اس سلسلہ میں حضرت امام حلوانی علیہ الرحمتہ نے فرمایا

" من غلب عقله شهوته فهو خير من الملائكة و من غلب شهوته عقله فهوشر من البهيمة

(الخ حاشیہ شرح عقائد ترجمہ)

کہ جس کی عقل اس کی خواہشوں پر غالب ہوئی وہ فرشتوں سے افضل ہے اور جس کی نفسانی خواہشات اس کی عقل پر غالب آئیں تو وہ جانوروں (چوپائیں) سے بھی بدتر ہے

اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا

اولیک کالانعام بل ھم اضل

﴿انتباہ﴾ اس تفصیل کو سمجھنے کے بعد اب یہ یاد رکھیں کہ فضیلت صرف الفاظ کا نام نہیں بلکہ کمالات تمام کے تمام مراد ہیں یعنی ملائکہ رُسل کے جملہ کمالات سے بڑھ کر انبیاء علیہم السلام نہیں ہونگے یہی وجہ ہے کہ موسیٰ نے ملک الموت کو تھپڑ مار کر آنکھ نکال دی تھی یہ وہی قاعدہ کارفرما ہے کہ ملک الموت بڑا با کمال فرشتہ سہی لیکن موسیٰ علیہ السلام کے تصرف کے سامنے عاجز آگئے یہی حال اولیاء کرام کا ہے جو کہ وہ عام ملائکہ کے تصرفات پر برتری رکھتے ہیں۔ یہ بحث ذہن میں رکھ کر پڑھیئے **کمالات و تصرفاتِ ملائکہ۔**

﴿ملائکہ کرام کی ڈیوٹیاں﴾

”مدبرین امورِ حقِ تعالیٰ“

اس ڈیوٹی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تصریح فرمائی ہے۔

فالمدبرت امرا۔ (۵) النازعات پ۳۰ کنز الایمان)

پھر کام کی تدبیر کریں۔

اس آیت میں ان ملائکہ کرام کی قسم ہے جو امورِ حق تعالیٰ کی تدبیر کرتے ہیں

﴿فائدہ﴾ امام راغبؒ نے فرمایا کہ اس سے وہ ملائکہ کرام مراد ہیں جو تدبیر امور میں مئوکل ہیں یعنی وہ فرشتے جو بندوں کے لئے دنیاوی و آخری امور کی تدبیر

کرتے ہیں جیسے انہیں کہا گیا ہے بغیر کمی بیشی کے (روح ولبیان) تقریباً اکثر تفاسیر میں فل مدبرات امراً سے مراد ملائکہ کرام لی گئی ہے اس میں ہمارے دور کے معتزلہ کو انکار نہیں ہاں انہیں معتزلہ کیطرح انکار رہے تو اولیاء کرام سے تو انکار د ہے روح البیان نے اسی مقام پہ یوں فرمایا! نفوس شریفہ (اولیاء کرام) کے لئے بعید نہیں کہ ان سے عالم میں آثار کا ظہور ہو و ابدان سے مفارقت (وصال، وفات) کر گئے ہوں یا ابدان میں ہوں اس کی دلیل انسان کے خواب کی ہے کہ وہ خواب میں بہت سے بندگان خدا کی زیارت کرتا ہے تو وہ اسے اس کے مطلوب کی راہبری کرتے ہیں اس کے بعد میں آخر میں فیصلہ فرمایا کہ!

فاذا کان التدبیر بید الروح وھو فی ھذا الموطن فکذاا ذا انتقل منه الی البرزخ بل ھو بعد مفارقته البدن اشد تاثیر و تدبیر الان الجسد حجاب فی الجملة الاتری ان لاشمس اشد احراقااذالم یحجبھا غمام اور نحوہ (روح البیان ج ا ص ۳۱۶)

جب تدبیر روح کے ہاتھ میں اور وہ اسی وطن دنیا میں ہے ایسے ہی جب دنیا سے رخصت ہو کر برزخ میں منتقل ہوتا ہے بلکہ وہ تو بدن سے جدائی کے بعد زیادہ تاثیر و تدبیر رکھتا ہے اس لیے جسد حجاب ہے کیا نہیں دیکھتے وہ کہ سورج جب بادل وغیرہ سے محجوب نہ ہو تو زیادہ گرم ہوتا ہے۔

(۲) مولانا شبیر احمد عثمانی نے محمود الحسن کے ترجمہ کے حواشی میں لکھا ہے کہ یہ مطلقاً وہ فرشتے مراد ہیں جو عالم تکوین کی تدبیر وانتظام پر مسلط ہیں۔اور فرمایا **فالمقسمات امراً** پھر حکم سے بانٹنے والیاں

﴿فائدہ﴾ اس آیت میں ملائکہ کی وہ جماعتیں مراد ہیں جو بحکم الٰہی بارش اور رزق تقسیم کرتی ہیں اور جنہیں اللہ مدبرات الامر بنایا ہے اور عالم میں تدبیر وتصرف کا اختیار فرمایا ہے۔(خزائن)

﴿انتباہ﴾ ان آیات یعنی والذاریات سے فل مدبرات تک اکثر مفسریں نے ملائکہ مراد لئے ہیں (۱) درمنثوص ۲۳۱ ج ۴ (۲) تفسیر کبیر ص ۶۵۴ (۳) تفسیر ابو سعود ص ۶۵۴ ج ۷ (۴)

مدارک (۵) خازن ص ۱۸ ج ۴ (۶) درسی کتاب جلالین میں ہے: **الملائکہ تقسیم الارزاق والا مطاوغیرھا بین العباد والبلاد** (ملائکہ رزق بارش وغیرہ بندوں اور شہروں میں تقسیم کرتے ہیں)

(۷) امام جلال الدینؒ الحبائک ص ۱۳ میں لکھتے ہیں

ید برالمرالدینا الربعہ جبرائیل و میکائیل و ملک الموت واسرافیل واما جبرائیل موئکل بالریاح والجنود واما میکائیل فموکل بالقطر و البیات واما ملک الموت فموکل بقبض الرروح واما اسرافیل فموکل ینزل علھیم (رواہ بھیقی عن ابن سابط)

امر دنیا کی تدبیر چار فرشتے کرتے ہیں (۱) جبرائیل (۲) میکائیل (۳) ملک الموت (۴) اسرافیل جبرائیلؑ ہواؤں اور لشکروں کے اور میکائیل بارش و نباتات کے اور ملک الموت قبض روح کے اور اسرافیل انکے لئے امور لانے پر موکل ہیں۔ مزید روایات الحبائک میں دیکھئے۔

﴿فائدہ﴾ اس سے ثابت ہوا کہ دنیا کے جملہ امور ملائکہ اربعہ کے سپرد ہیں اس سے یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جب یہ جملہ امور تو ملائکہ کے سپرد ہیں تو اللہ تعالیٰ فارغ ہوگیا (معاذ اللہ) بلکہ یہی کہا جائیگا ان سب کا مالک حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور یہ اسے کے ماموروماذون ہیں یہی ہم کہتے ہیں اللہ مالک حقیقی ہے انبیاءؑ اولیا اسکے حکم واذن سے تصرفات کرتے ہیں۔ اسی قاعدہ پر ہم کہتے ہیں کہ رب ہے معطی یہ ہیں قاسم دیتا ہے وہ دلاتے یہ ہیں ﷺ اور صحیح حدیث میں بھی ہے۔

وانما انا قاسم و اللہ یعطی (رواہ لبخاری)

بے شک میں قاسم ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔

﴿ازالہ شبہ﴾

کمالات مصطفےٰ ﷺ کے منکرین کہتے ہیں کہ حدیث سے حضورؐ کی علم و مال غنیمت کی تقسیم

مراد ہے یہ کہ انکی کمالات مصطفےﷺ ماننے میں کنجوسی کی دلیل ہے ورنہ حدیث شریف میں مطلق تقسیم کا بیان ہے جسمیں علم و مال غنیمت کی تقسیم بھی داخل ہیں اگر انکا یہ قول صحیح مان لیا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کی عطا بھی مطلق نہ رہیگی حالانکہ یہ کسی قانون میں نہیں کہ ایک جملہ کو مطلق مانا جائے اور دوسرے کو از خود مقید علاوہ ازیں محدثین کرام بھی حضور سرور عالمﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ کے جملہ امور کی تقسیم مراد لی ہے۔

(۱) حضرت ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں:۔

(فانی انما جعلت قاسما لا قسم بینکم) ای العلم و الغنیمة و نحوهما و یمکن ان تکون قسمة الدرجات ولا درکات مفوضة الیه صلی الله علیه و سلم ولا منع من الجمع کما یدل علیه حذف المفعول لتذهب انفسهم کل لامذهب و یشرب کل واحد من ذلک المشرب ــــ بل لوحظ فی معنی القاسمیة باعتبار القسمة الازلیة فی امورالدینیة والدنیویة فلست کا حدکم لا فی الذات ولا فی الاسماء والصفات ـ۲ قال الطیبی لانه صلی الله علیه و سلم یقسم بین الناس من قبل الله تعالیٰ امابوحی الیه و ینزلهم منازلهم التی یستحقونها فی الشرف و الفضل وقسم الغنائم ولم یکن احد منهم یشارکه فی حذا المعنی (مرقات ص ۵۹۸

ترجمہ) میں قاسم اس لئے بنایا گیا ہوں کہ میں علم و غنیمت تقسیم کرتا ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ درجات و درکات آپﷺ کی طرف سپرد کئے گئے ہیں ان دونوں معنوں میں تطبیق ممکن ہے جیسا کہ یہاں کا مفعول کا حزف کرتا ہے تا کہ اس سے ہر طرح کی تقسیم مراد لی جاسکے بلکہ اسمیں آپ ؐ کی قاسمیت قسمت ازلیہ میں امور دینیہ و دنیویہ کا لحاظ کیا جائے کیونکہ آپ ؐ ذات صفات میں کسی کی مثال نہیں۔ امام طیبی نے فرمایا کہ رسول اکرمﷺ اللہ تعالیٰ کی جانب سے لوگوں میں تقسیم فرمارہے ہیں اور جنکیو مستحق ہیں انہیں وہی مراتب عطا فرماتے ہیں ان میں غنیمت کی تقسیم ہو یا شرف و فضل وغیرہ کی اس میں آپ ؐ کا کوئی بھی شریک نہیں۔

﴿۲﴾ حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:۔

: قسمت مے کنم میانِ شما از جانب حق و آں چہ وحی کردہ شدہ است بسوئے من و فرستادہ شدہ برمن از علم و عمل ومے رسانم ہریکے را آں چہ نصیب اوست و مستحق است مر آنرا دمے کنم ہرکس راد رجائے کہ درمرتبۂ اوست ازفضل و شرف..... وایں صفت دریچ کس جزمن و جود ندارد دہیچ کس دریں صفت شریک من نبود :

﴿اشعتہ اللمعات ص ۴۴ ج ۴

ترجمہ﴾ از جانب حق تعالیٰ میں تمہارے میں تقسیم کرتا جیسے وحی ہوتی ہے علم ہو یا عمل ہو پہنچاتا ہوں جو کسی کا نصیب ہوتا ہے اور وہ اس کا مستحق ہے اور میں ہر ایک کو یہی شرف و فضل کا مرتبہ بخشتا ہوں جو اسکے لائق ہے سوائے میرے یہ اور کوئی نہیں کرسکتا اور نہ ہی کوئی اس صفت میں میرا کوئی شریک ہے۔

﴿۳﴾ حضرت عبداللہ فاسیؒ شرح دلائل الخیرات میں لکھتے ہیں

قال صلی الله علیه وسلم انما انا قاسم و الله یعطی و اخرج الحاکم فی المستدرک عن ابی هریرة یرفعه انا ابوا لقاسم الله یعطی وانا اوقاسم وکان یوصل الی کل احد نصیبه الذی کتب له من الصدقات و لامغانم وغیرها وهو خلیفة الله فی العالم وواسطة حضرته والمتولی لقسمة مواهبه و واعطیته (جمع عطاء ۱۲ اف) فکل من حصلت له رحمة فی الوجود اوخرج له قسم من رزق الدنیا و الآخرة والظاهر و الباطن والعلوم المعارف والطاعات فانما خرج له ذلک علی یدیه و بواسطته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهوالذی یقسم الجنة بین اهلها و لاجل هذا عدد من خصائصه صلی الله علیه وسلم انه اعطی مفتیح الخزائن قال بعدالعلماء وهی خزائن اجناس العلم فیخرج لهم بقدر مایطلبون فکل ما ظهر فی هذا العالم فانما یعطیه سیّدنا محمد صلی الله علیه وسلم الذی بیده المفاتیح فلایخرج من الخزائن الالهیة شی الاعلی یدیه صلی الله علیه وسلّم۔ مطالع المسراتصفه ۲۴۶۔

یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں ہی تقسیم فرمانے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے۔ امام حاکم مستدرک میں حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مخرج کہ حضورؐ نے فرمایا میں ابوالقاسم ہوں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں حضور اکرم ﷺ ہر ایک کو اس کا وہ حصہ جو صدقات اور غنیمت وغیرہ سے مقدر ہو چکا تھا پہنچاتے رہتے تھے جہاں میں حضور اکرم ﷺ اللہ کے خلیفہ و نائب ہیں اور حضرت الوہیّت کا واسطہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بخششوں اور عطاؤں کی تقسیم کے متولی ہیں تو جس کسی کو اس وجود میں کوئی رحمت ملی ہے یا جس کسی کو دنیا اور آخرت ظاہر، باطن، علوم، معارف، طاعات سے جو رزق ملا تو وہ بجز ایں نیست اس کو حضور ﷺ کے ہاتھوں اور آپ کے واسطہ سے ملا۔ اور حضور ﷺ ہی ہیں جو مستحقین جنت میں جنت تقسیم فرماتے ہیں اور آئمہ کرام نے آپ کے خصائص سے گنا کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں بعض علماء نے (صرحۃ) فرمایا ان خزانوں سے اجناسِ عالم کے خزانے مراد ہیں تو حضور ﷺ ہر ایک کو اس کی طلب کے مطابق عطا فرماتے ہیں تو جو کچھ (یعنی ہر نعمت) اس جہان میں ظاہر ہو حضرت محمد ﷺ کا عطیہ ہے۔ جن کے پاس (اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی) چابیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے کوئی چیز کسی کو نہیں ملتی مگر حضور نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں سے ملتی ہے۔

﴿فائدہ﴾ حضرت علامہ یوسف نبہانیؒ سے مذکورہ بالا عبارت لے کر فرماتے ہیں

کہ **وزارد العیدروس وهو معنی اسم الخلیفة و خلیفة الله** (جواہر البحار ص ۳۵۴ ج ۲)

(ترجمہ): اور عیدروسؒ نے اضافہ فرمایا کہ اسم خلیفہ کا یہی معنی ہے اور حضورؐ اللہ تعالیٰ کے علی الاطلاق خلیفہ ہیں۔

﴿تبصرہ اویسی غفرلہ﴾

بہر حال ملائکہ کرام کو قاسم امور الہیہ مانتے ہو تو انکے مرشد اور امام بلکہ انکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ماننا پڑیگا کہ یہ قاعدہ مسلّم ہے کہ مخلوق میں جو کمال کسی کو نصیب ہے اس سے بڑھکر حضورﷺ کو حاصل ہے بلکہ یوں کہو کہ جسکو جو ملا ان سے ملا۔

چنانچہ امام شعرانی قدس سرہ نے فرمایا کہ

اعلم ان جمیع الکرامات و الخصائص الواقعة فی هٰذا العالم من منز خلق الله تعالیٰ الدنیا نبینا محمد صلی الله علیه وسلم بحکم الا صالته وان وقع شی تنها الخوائص الخلق فذلک بحکم التبعیته فی الارشاله صلی الله علیه وسلم (کشف الغمه ص ۴۲ ج ۲)

(ترجمہ) یقین رکھو کہ اس عالم میں جتنا کرامات و کمالات و خصائص ہیں جب سے اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا ہمارے نبیﷺ بحکم اصالت ہیں اور انہیں جس خواص (انبیاء اولیاء) کو ملا تو آپکی نسبت اور وراثت میں ملا۔

مزید حوالا جات اور تحقیق فقیر کی : **شرح حدائق** : میں پڑھیئے

باب نمبر 2

﴿ملائکہ کے تصرفات﴾

ملائکہ کا حال یہ ہے کہ وہ آناً فاناً بیک وقت ہر جگہ موجود اور حاضر ناظر ہیں جیسے ملک الموت اور منکرو نکیرؑ ودیگر ملائکہ کے حالات میں ہے۔ ہر ایک کی تفصیل اپنے مقام پر آئیگی (انشاء اللہ)

﴿طویل قد فرشتہ﴾

امام جلال الدین سیوطیؒ نے فرمایا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ!

ان الله ملكاله جناحان جناح بالمشرق وجناح بالمغرب وراسة تحت العرش ورجلاه تحت الارض السابعة وعليه بعدد خلق الله تعالىٰ ريش فاذا اصلى رجل اور مراة من امتى علىّ امره الله تعالىٰ ان يغمس نفسه فى بحر من نور تحت العرش فينغمس فيه ثم يخرج و ينفض جناحيه فيقطر من كل ريشة قطرة فيخلق الله تعالىٰ من كل قطرة ملكا يستغفر له الىٰ يوم القيمة

〈الكنز المد فول ص ۳〉

اللہ کے ایک فرشتے کے دو پر ہیں ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اس کا سر عرش کے نیچے اور اس کے دونوں پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور مخلوق کی گنتی کے مطابق پر ہیں جب میری امّت کا مرد یا عورت درود پڑھتے ہیں تو اللہ تعالےٰ اسے حکم فرماتا ہے کہ عرش کے نیچے والے نور کے دریا میں غوط لگا دے جب وہ دریا سے نکلتا ہے تو اپنے پروں کو جھاڑتا ہے تو اس کے ہر پر سے جو قطرہ گرتا ہے اس سے اللہ تعالی فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو درود پڑھنے والے کے لئے قیامت تک وہی فرشتے بخشش مانگتے رہیں گے

﴿فائدہ﴾ (۱) جب اللہ تعالی کے ایک فرشتہ کی یہ کیفیت ہے جو عالم دنیا میں حاضر و ناظر اور ہر ایک کے حال سے باخبر ہے تو پھر آقائے کونین ﷺ کے لئے اشکال اور شرک کیا جب کہ آپ کی امت کا ایک خادم فرشتہ یہ طاقت رکھتا ہے تو اس کا اور سب کا بلکہ انبیاء و ملائکہؑ کے آقا کو یہ طاقت کیوں

حاصل نہ ہو جب علمائے امت نے دلائل سے ثابت کہا کہ حضور ﷺ علی الاطلاق جملہ عالم سے افضل ہیں اور یہ بھی متفق علیہ فیصلہ ہے کہ انبیاءؑ جملہ ملائکہ سے افضل ہیں اور علم الکلام کا قاعدہ ہے کہ اولیاء کرام باستثناء خواص ملائکہ سے افضل ہیں۔

(۲) درود پاک کی فضیلت کا کیا کہنا کہ صرف ایک دفعہ خلوص قلبی سے پڑھا جائے تو ان گنت ملائکہ پیدا ہو جائیں اور درود شریف پڑھنے والے کے لئے قیامت تک استغفار کرتے رہیں فقیر اویسی غفرلہ عرض کرتا ہے۔

مولای صلی وسلّم دائمًا ابداً علیٰ حبیبک خیر الخلق کُلّھم

(۳) قد کی طوالت کے مطابق اس کے نیچے کی تما اشیاء پر صاحب قامت حاضر بھی ہے ناظر بھی ہے۔

﴿مزید توضیح﴾

وہابی دیوبندی نبی پاک ﷺ کو اپنے جیسا بشر سمجھ کر اپنے اوپر قیاس کرنے کے عادی ہیں حالانکہ نبی پاک ﷺ کی شان تو ارفع واعلیٰ ہے ہم آپ کے خدام ملائکہ کو بھی اپنے اوپر قیاس نہیں کر سکتے اگرچہ وبشری صورت میں بھی ہوں اور نہ ہی نبی پاک ﷺ سے مانیں بلکہ ہم پر لازم ہے کہ ہم آپ کے عشق کو امام بنا کر مانیں اگر عقل سے ماننا ہی ہے تو فرشتے جو آپ کے ادنیٰ خدام سے ہیں ان کے لئے کسی کو تامل نہیں کہ وہ بیک وقت ہر جگہ ہر آن حاضر و ناظر ہیں مثلاً یہی ملک الموت جو ہر ذی روح پر ہر وقت ہر آن حاضر و ناظر ہیں بلکہ جس کی ہر روح قبض کرنے والے کو جانتے پہچانتے اور ہر وقت اس کے پاس رہتے ہیں حالانکہ ان کا مسکن سدرۃ المنتہیٰ ہے و بیک وقت ادھر بھی ہیں اُدھر بھی ہیں۔ جب حضور سرور عالم ﷺ کے ایک خادم کے لئے ماننا عین توحید ہے تو اپنے رسولؐ کے لئے اشکال کیوں۔

﴿مشرق و مغرب فرشتے کے گھیرے میں﴾

ایک فرشتے کی شکل وصورت حدیث میں وارد ہے۔

ابن بشکول حضرت انسؓ سے راوی حضور باعث تخلیق کائنات ﷺ فرماتے ہیں

من صلى على تعظيما الحقّى خلق جومجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے درود بھیجے اللہ تعالیٰ
اللـه عـزوجـل مـن ذالـك الـقـول اس سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک پر مشرق
مـلـكـالـه جـنـاح بـالـمشرق و اخر اور دوسرا مغرب میں اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے کہ
بـالـمـغـرب يـقـول عزوجل له صلى درود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے درود بھیجا
على عبدى كما صلى على نبى فهو میرے نبی ﷺ پر چنانچہ وہ فرشتہ قیامت تک اس پر
يصلى عليه الى يوم القيامة درود بھیجتا رہتا ہے۔

(ف) اسی طرح خاتم المحققین حضرت مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمتہ (والد ماجد اعلیٰ حضرت) نے اپنی کتاب الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح میں امام بخاری سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''خدا تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے اس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے۔ خدائے قدیر اس کے پروں سے ٹپکنے والے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے یہ تمام فرشتے درود پڑھنے والے کیلئے قیامت تک استغفار کرتے رہتے ہیں''

﴿فوائد﴾ جس فرشتہ کو طول عرض مشرق ومغرب یعنی تمام دنیا کو گھیرے ہوئے ہے۔ وہ حاضر وناظر ہوا یا نہ۔

(۲) جب رسول ﷺ کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کو ہے کہ ایک دفعہ پڑھنے پر ان گنت فرشتے

پیدا فرما کر درود پڑھنے والے کے لئے تا قیامت استغفار کرتے رہیں۔

(۳) درود پڑھنے والے کو علم دیا جاتا ہے تو درود والے صلی اللہ علیہ وسلم کو درود پڑھنے والے کا علم کیوں نہ ہو۔

اور مواہب الدنیہ میں مروی ہے کہ کچھ فرشتے ہیں کہ تسبیح الٰہی کرتے ہیں اللہ عزوجل ان کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔اور سیدی شیخ اکبر فتوحات کے باب ۲۹۷ میں فرماتے ہیں کہ نیک کلام اچھا کام فرشتہ بن کر آسمان کو بلند کرتا ہے ان کے نزدیک آیت قرآنی کا یہ مطلب ہے۔

الیہ یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعہ

اور امام قرطبی تذکرہ میں علماو مشائخ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص سورہ بقر و آل عمران پڑھتا ہے اللہ عزوجل اسکے ثواب سے فرشتے بناتا ہے جو روز قیامت اس قاری کے لئے جھگڑیں گے۔

﴿فائدہ﴾ ملائکہ کی تخلیق کی تفصیل کے لئے امام احمد رضا فاضل بریلوی کا رسالہ تخلیق الملائکہ یا فقیر کی تصنیف فرشتے ہی فرشتے پڑھیئے۔

﴿درود رسانی کی ڈیوٹی پر فرشتہ﴾

عن عماد بن یاسر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان اللہ و کل ما بصری اعطاہ الاسماع الخلائق فلا یصلی علی احد الی یوم القیٰمۃ الا بلغنی باسمہ و اسم ابیہ ھذا فلان بن فلا قد صلی علیک۔

عمار بن یاسرؓ نے حضورؐ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا کر رکھی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

رواہ البزاز کذافی الترغیب و ذکر تخریجہ السخاوی فی القول البدیع
(تبلیغی نصاب مکمل فضائل درود شریف باب اول)

﴿تبصرہ اویسی غفرلہ﴾

اللہ تعالیٰ نے فرشتگانِ رحمت مقرر کیے ہوئے ہیں کہ جب کوئی مومن درود بھیجے فوراً اس کا نام اور اس کے والد کا نام امام الانبیاء کے گوش گذار کردیتے ہیں اور مسلمان کی خوش بختی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ وہ بار بار درود و سلام بھیجے اور بار بار اللہ کا فرشتہ حضورؐ کے سامنے اس کا اور اس کے والد کا نام دہرائے اور حضورؐ اس پر دس مرتبہ سلام بھیجیں ملاحظہ ہو کتاب (تبلیغی نصاب)

(ف):۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپؐ پر درود بھیجا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ اس ایک درود کے بدلہ میں اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔ایک اور حدیث سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا۔ جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ فرشتہ اس شخص کا اور اس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ پر درود بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ تعالیٰ نے مجھ سے ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجیں گے۔ایک اور حدیث سے بھی یہی فرشتہ والا مضمون نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے رہیں حق تعالیٰ نے میری یہ درخواست قبول فرمالی۔ حضرت ابوامامہؓ کے واسطہ سے بھی حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور ایک فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے جو اس درود کو مجھ تک

پہنچاتا ہے۔ایک جگہ حضرت انسؓ کی حدیث سے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی سو (۱۰۰) حاجتیں پوری کرتے ہیں اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو اس کو میری قبر میں مجھ تک اسی طرح پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا (تحائف) بھیجے جاتے ہیں (تبلیغی نصاب مکمل ص ۶۹۷ فضائل درود شریف)

﴿فائدہ﴾ قطع نظر اس کے کہ فرشتہ کو تو طاقت دے دی گئی کہ وہ ساری مخلوق کا درود و سلام قیامت تک سنتا ہے اور خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار کر دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے یہی طاقت امام الانبیاء کو تفویض نہ کی جیسے منکرین کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ کہتے ہیں ان کنجوسوں پر افسوس ہے کہ جب ایک فرشتہ جو کہ جبرائیل و میکائیل سے بھی یقیناً کم درجہ کا ہے کیونکہ جبرائیل و مکائیل کے متعلق سرداری ملائکہ کا یقین ہر مسلمان کو ہے بلکہ یہ فرشتہ اولیاء کاملین کے مرتبہ میں کم ہے جیسے فقیر نے جیسے اسی کتاب کے مقدمہ میں لکھا ہے تو پھر یہ کہنا کہ حضور ﷺ کے دور سے کسی کا درود نہیں سن سکتے بڑی بدبختی کی بات ہے۔

﴿انتباہ﴾ اصل مسلہ یہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام بارگاہِ رسالت میں پہنچانے کی ڈیوٹی فرشتوں کو اعزازاً تفویض ہوئی۔ ورنہ رسول اکرم ﷺ درودِ پاک سننے میں فرشتوں کے محتاج نہیں۔ چنانچہ آپ کا یہ فرمان

اسمع صلوٰۃ اهل محبتی و اعرفهم

کہ میں اپنے محبت والے غلاموں کا درود خود سنتا اور انہیں پہچانتا ہوں۔
اس بات کی واضح دلیل ہے۔۔۔سمع نبوی کے منکر حضرات شانِ خداوندی کا بھی شاہد انکار کریں کہ بندوں کے اعمال بارگاہِ خداوندی میں فرشتے پہنچاتے ہیں، جو کہ متعدد احادیث صحیحہ میں مذکور ہے ورنہ اہلِ فہم پر تو روشن ہے کہ یہاں بھی اعمال بندگان کے پہنچانے کے لئے فرشتوں کو اعزازاً مقرر کیا گیا ہے۔

﴿حاظر ھر مکاں اندر ناظر ھر زماں اندر ﷺ﴾

مخالفین ملائکہ کی ڈیوٹی کی حیثیت سے علم غیب اور اسے یقیناً ہر جگہ حاضر ناظر مانتے ہیں اور ملائکہ کے آقا حضرت محمد ﷺ کے لئے شرک کا فتوی لگاتے ہیں حالانکہ علماء کرام لکھتے ہیں۔

ان جسده الشريف لا يخلو منه زمان ولا مكان ولا محل ولا امكان ولا عرش ولا لوح ولا كرسى ولا قلم ولا بر ولا بحر ولا سهل ولا وعده ولا برزخ ولا قبر.

بیشک نہیں ہے خالی ان کے جسد شریف سے کوئی زمان کوئی مکان کوئی محل کوئی امکان عرش لوح (تختی) کرسی قلم بر و بحر۔ آسانی و مشکل اور برزخ و قبر۔

(جواھر البحار ص۴۸۳ علامہ یوسف ان اسمٰعیل النبہانی)

اس کی تفصیل و تحقیق فقیر کی تصنیف : **دلوں کا چین** : میں پڑھیے۔ اور درود دور سے سننا تو حضور ﷺ کا ادنی کمال ہے فقیر کا رسالہ : **اسماع عن البعيد** : کا مطالعہ فرمائے۔

﴿رعد فرشتے کی ڈیوٹی﴾

مروی ہوا ہے

ان فى السماء الدنيا وهى من ماء ودخان ملائكة خلقوا من ماء وريح عليهم ملك يقال له الرعد وهو ملك موكل خلقت السحاب والمطر

آسمان دنیا میں جو پانی اور دھوئیں کا بنا ہے۔ ملائکہ ہیں کہ آب و ہوا سے بنائے گئے ہیں ان کا افسر ایک فرشتہ رعد نامی ہے جو ابر و باران پر موکل ہے (ذکرہ الامام القسطلانی فی المواھب)

﴿اسلامی داڑھی والوں پر تسبیح پڑھنے کی ڈیوٹی﴾

قد ذكر فى بعض الاخبار ان لله ملائكة يقسمون والذى زين بنى آدم باللحى

بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے یوں قسم کھاتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے اولاد آدم کو داڑھی سے زینت بخشی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ،

ان للہ ملائکۃ تسبھم سجن من زین الرجال باالحی و النساء بالقرون۔

بے شک اللہ عز وجل کے کچھ فرشتے ہیں جو اس طرح اللہ کا ذکر کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھیوں سے زینت بخشی اور عورتوں کو زلفوں سے

﴿داڑھی کی قدرومنزلت﴾

دانا لوگ کہتے ہیں کہ قدر والے قدر والوں کی قدر جانتے ہیں بے قدروں کو کیا خبر کہ قدر والوں کی قدر کیا ہے اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ داڑھی کی قدر کا ان بیقدروں کو علم نہیں تبھی اسکا مذاق اڑاتے ہیں یا کم از کم اس کے بے اعتنائی کا مظاہرہ کر کے اسے منڈاتے یا کترواتے ہیں یہ انکی بے قدری کی دلیل ہے۔ اس کی آسمان میں قدر ہے کہ ملائکہ کرامؑ کو اللہ تعالیٰ نے اس کی تحسین پر ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ اسکی تسبیح اسی طرح کریں جیسا اوپر مذکورہ ہوا اور زمین پر قدر کا اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے کہ حضور ﷺ کی محبوب سنت ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں قدر و منزلت کا کیا کہنا کہ، صحابہ کو اس کا آرزو مقدر بنایا۔ جناب قاضی شریحؒ جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قاضی تھے ان کی پیدائشی داڑھی مبارک نہ تھی جس سے وہ بہت رنجیدہ رہتے تھے اور فرماتے تھے میری آرزو ہے کاش دس ہزار درہم کے بدلے داڑھی مل جاتی تو لے لیتا اس طرح حضرت احنف بن قیس جو مشہور تابعی ہیں جو پیدائشی طور پر اس نعمت سے محروم تھے ان کے دوست احباب کہتے تھے اگر بیس ہزار میں بھی داڑھی ملتی تو احنف کے لئے خریدتے۔ فقہ حنفی کی کتاب درمختار میں **یحرم علی الرجل قطع لحیتہ مرد** کے لئے داڑھی منڈانا حرام ہے۔ داڑھی مبارک کو اللہ تعالیٰ نے پسند کیا اس کے فرشتوں نے پیارے محبوب ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ نے سینہ سے لگایا چاروں اماموں نے داڑھی مبارک کی حرمت کا اعلان فرمایا۔ بزرگوں نے اپنے اپنے چہروں کو اپنے پیارے نبی ﷺ کی سنت سے زینت بخشی۔

﴿افسوس ہزار بار افسوس﴾

مسلمان ہوکر داڑھی نہ رکھائے بلکہ الٹا اسکا مذاق اڑائے اور سخت افسوس تاان گدی نشینوں اور پیری مریدی کے دھندا کرنے والوں پر ہے کہ وہ داڑھی کو ایک بیکار شہ سمجھتے ہیں بلکہ بعض کمبخت تو داڑھی کا مذاق بھی اڑاتے ہیں اور ہزار بار افسوس ان مولوی صاحبان کا جو داڑھی سنت کے مطابق نہیں رکھاتے۔

﴿حاملینِ عرش ملائکہ کرام﴾

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اذن ہوا کہ میں ایک فرشتہ کا تعارف کراؤں اسکے دونوں پاؤں ساتویں زمین میں ہیں اور عرش اسکے دونوں کاندھوں پر ہے اور وہ کہتا ہے **سبحانک این کنت و این تکون** (راوہ ابویعلی بسند صحیح) تو پاک ہے جہاں تھا اور جہاں ہے۔

﴿فائدہ﴾ جس کا قد تمام دنیا کے عرش کو گھیرے ہوئے ہے اسکے علم کا کیا کہنا اور اسکا حاضر وناظر ہونے سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن کمالاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین اس فرشتیکو مان لینگے کیونکہ فرشتہ ہے اور اپنے نبی پاک کو نہیں مانیں گے بلکہ شرک کا فتوی لگا ئینگے اس لئے کہ یہ انکے نبی کا کمال ہے جنکا کلمہ پڑھتے ہیں انہیں کہتے ہیں غدآر امتی (فافہم)

﴿دریاوں کا چیف فرشتہ﴾

شہر بن حوشب نے فرمایا کہ: ایک فرشتہ ہے جسکا اسم گرامی صدلقن ہے وہ اتنا طویل وعمیق ہے کہ دنیا کے تمام دریا صرف اس کے ایک ناخن میں سماجائیں (الحبائک ص ۶۴)

﴿ مرغ نمامو ذن فرشتہ ﴾

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرمایا ہے جسکے پاؤں ساتویں زمین میں ہیں اور سکا عرش کو لپٹا ہوا ہے اسکے پیروں کے چودہ طبقات کے کناروں کو گھیر رکھا ہے، کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھو **الملک القدوس سبحان ربنا الملک القدوس لا اله لنا غیره،** اسکی تسبیح انس و جن کے سوا کائنات کی ہر شئے سنتی ہے پھر اسکی تسبیح سنکر تمام مرغ اپنے پروں کو ہلاتے ہیں اور اسکی تسبیح پر یہ بھی با آواز بلند تسبیح پڑھتے ہیں (طبرانی) سیوطیؒ نے اسے الحبائک میں نقل کی اور اس کی تصحیح فرمائی ہے۔

﴿تبصرہ اویسی غفرلہ ﴾

یہ حدیث مختلف عنوانات اور مختلف سندات کے ساتھ امام سیوطی نے الحبائک میں کئی صفحات پر درج فرمائی ہے اور اس مرغ نما فرشتہ کے مختلف کمالات کا ذکر فرمایا ہے فقیر اسکے ترجمہ **: فرشتے ہی فرشتے :** تصنیف میں درج کیا ہے۔

اس مرغ نما فرشتہ کے کمالات سنکر منکرین کو انکار نہیں کہ بیک وقت وہ کائنات کے ذرہ ذرہ کو دیکھ بھی رہا ہے اور حاضر و ناظر بھی ہے اور دنیا کے مرغوں کا یہ حال ہے کہ اسکی آواز پر زمین کے چپہ چپہ پر اذانیں دے رہے ہیں اور سکی پروں کی پھڑ پھڑاہٹ پر پھڑ پھڑاتے اور اذانیں پڑھتے ہیں نہ ان کے پاس الارم ہے اور نہ ہی انکے گلے میں گھڑی لیکن غور فرمایئے کہ مکان بند اور اندھیری رات میں اپنے ٹائم پر اذان دیگا اور تمام دنیا کے مرغوں کا انداز دیکھئے کہ ایک ہی وقت میں تمام دنیا کے مرغ پھڑ پھڑاتے ہوئے ایک ہی آواز میں اذان دیتے ہیں نہ انکے پاس وائرلس ہے نہ فون اور نہ تار وغیرہ۔ وہ برادری بڑی بدقسمت ہے کہ مرغوں کا سماع و علم مانتے ہیں لیکن نہیں مانتے تو رسول اللہ ﷺ کے کمالات کو۔

﴿پہاڑوں کا چیف فرشتہ﴾

صحیح بخاری و مسلم میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کیا روزِ احد سے زیادہ سخت دن آپؐ پر کوئی اور بھی آیا ہے فرمایا بلاشبہ تماری قوم کی جانب سے مجھ پر سخت سے سخت مصائب و آلام توڑ گئے لیکن انکی جانب سے جتنا دُکھ روز عقبہ (سفر طائف) کے وقت پہنچا ہے جس وقت میں یا لیل بن کلال کے سامنے آیا اور منصب جلیل ظاہر کر کے اسے دعوت اسلام دی تو اس نے قبول نہیں کیا میں چل دیا درحانکہ کہ میں مغموم و بخود تھا اور قرن الثعالیب میں پہنچنے تک مجھے ہوش نہ تھا اس کے بعد میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ ابر کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ پھر میں سے غور سے دیکھا تو اس میں جبرائیلؑ ہیں انہوں نے مجھے مخاطب کیا اور کہا کہ حضور ﷺ قوم اہل مکہ وغیرہ کی حرکتیں اور باتیں ملاحظہ فرمائی ہیں یعنی جو انہوں نے جواب دیا اور بدسلوکی کی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی خدمت میں ملک الجبال یعنی پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے اسے آپکا تابع فرمان کر دیا ہے کہ جو چاہیں آپ اسے حکم فرمائیں۔ اس کے بعد ملک الجبال نے مجھے مخاطب کیا اور سلام عرض کیا اور کہا حق تعالیٰ نے آپ کی قوم کی باتیں سنی ہیں۔ میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں۔ دنیا جہان کے پہاڑ میرے قبضہ و اختیار میں ہیں۔ اور مجھے آپؐ کی خدمت میں حق تعالیٰ نے بھیجا ہے تاکہ آپ جو چاہیں مجھے حکم فرمائیں۔ اگر آپ حکم فرمائیں تو میں ان پر حسین کو (یہ دو پہاڑوں کے نام ہیں ان کے درمیان مکہ بستی ہے) اٹھا کر انہیں کچل کر ہلاک کر دوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ انہیں نیست و نابود کیا جائے بلکہ میں امید رکھتا ہوں کہ حق تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو اس کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائینگے: ابن اللیل طائف کے سرداروں میں سے تھا۔ اور قرن الثعالیب ان مقامات کے نام ہیں جو اہلِ نجد کا میقات ہے اور اسے قرن المنازل بھی کہتے ہیں۔ صاحب مواہب فرماتے ہیں کہ طائف میں حضور کی اقامت دس (۱۰) روز رہی اور روضۃ الاحباب میں کہا گیا ہے کہ ایک روایت کے مطابق حضور ایک ماہ تک رہے تھے (واللہ اعلم)

﴿مخلوق کی سوانح عمری کا عالم فرشتہ﴾

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ فرماتے سنا کہ ابن آدم غفلت میں ہے اس سے جو اسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمانے کا ارادہ فرمایا تو ایک فرشتے کو فرمایا اسکا رزق اور اسکا اثر یعنی بود و باش وغیرہ اور اسکا اجل (کہ کتنی عمر گزار کر مرے) لکھ اور یہ لکھ یہ شقی ہے یا سعید (آگے حدیث طویل ہے) یہ لکھ کر فرشتہ آسمانوں پر چلا جاتا (الحبائک) اور لمعات میں ہے کہ ہر ایک انسان کا لکھا ہوا اسکی پیشانی میں ہوتا ہے۔

﴿تبصرہ اویسی غفرلہ﴾

اس حدیث کو ابن ابی الدنیا و ابونعیم نے الحلیہ میں اپنی سندات کے ساتھ دونوں محدثوں نے روایت کیا ہے (الحبائک ص ۷۰ ا ۷)

کمالات مصطفیٰ ﷺ کے منکرین کنجوسی و بخیلی سے کام لیتے ہوئے عام مخلوق میں (جو حدیث شریف میں عام ہے) صرف انسان ہی کے لیے ضروری مانتے ہیں یہی روایت بخاری شریف و مشکوۃ میں معمولی سے فرق کیساتھ مروی ہے۔اب ہمارا سوال ہے کہ ایک فرشتہ تمام مخلوق کے ہر فرد کی زندگی کے لمحہ لمحہ اور اسکی خورد و نوش کا ذرہ ذرہ اور اسکی بود و باش کا ٹھکانا سونا بیٹھنا اٹھنا وغیرہ یہاں تک کہ اسکے بہشتی اور دوزخی ہونے سے بھی باخبر ہے۔یہی باتیں اولیاء اللہ کیلئے تو دور کی بات ہے حضورِ اکرم ﷺ کے لئے منکرین کو سناؤ تو شرک شرک کہتے نہ تھکیں گے پھر ان سے ہم بائیکاٹ نہ کریں تو اور کیا کریں کہ وہ ایک معمولی فرشتہ (جس سے اولیاء کرام افضل ہیں جیسے کہ مقدمہ کتاب ھذا میں تفصیل سے گزرا ہے) کو توحید کے دائرہ میں رکھتے ہیں اور اس فرشتہ سے افضل اولیاء اور اسکے امام و مرشد محمدِ مصطفیٰ ﷺ کے ماننے پر شرک کا فتویٰ، ناظرین ہی اس گھتی کو سلجھائیں ورنہ ہمیں کہنے دیں فی قلوبہم مرض۔۔۔۔

﴿ مافی الارحام کا عالم فرشتہ ﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابنِ آدم غفلت میں ہے اس لئے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا جب اسکی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو ایک فرشتے سے فرمایا کہ اسکا رزق اور اسکا رہن سہن اسکا اجل لکھ اور یہ بھی کہ یہ نیک بخت ہے یا بد بخت الحبا ئک ص ۷۱ پر یہ حدیث طویل درج فرمائی ہے فقیر نے بقدرِ ضرورت لکھی ہے۔

﴿ فائدہ ﴾ اس حدیث سے ثابت ہوا ہے کہ فرشتے کو انسان کے ماں کے پیٹ میں اسکی تمام سوانح عمری کا علم ہے لیکن افسوس کہ بعض بدقسمت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں مانتے بلکہ ماننے والوں کو مشرک کہتے ہیں۔ اس مسلہ کی مزید تفصیل تحقیق فقیر کا رسالہ پڑھیئے: رفع الابہام فی علم مافی الارحام:

﴿ مختلف ڈیوٹیاں ﴾

(۱) **〈درود خوان کی شان〉** ابن شکوال حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

من صلی علی تعظیما لحقی خلق الله عزوجل من ذلک القول ملکا له جناح بالمشرق و اخر بالمغرب بقول عزوجل له صلی علی عبدی کما صلی علی نبی فهو بصلی علیه الی یوم القیامة

مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس درود سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک پر مشرق بندے اور دوسرا مغرب میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے کہ درود بھیج مجھ پر جیسے اس بندے نے درود بھیجا میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ پس وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہتا ہے۔

(۲) امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ارشاد فرمائے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے اور خدائے تعالیٰ ہر قطرہ سے کہ اس کے پروں سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا (الفتاوی الحدیثیة للامام ابن حجر)

﴿ فائدہ﴾ کیا ہی اعلیٰ مرتبہ ہے درود پڑھنے والوں کا کہ زندگی میں بھی پھر قیامت تک اسکے کے لئے اَن گنت فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

﴿ اسلامی بھائی کو قبر میں خوش کرنے پر فرشتے کی ڈیوٹی﴾

ابن ابی الدنیا اور ابوالشیخ "**کتاب الثواب**" میں امام جعفر صادق وہ اپنے والد سے وہ اپنے جدِامجد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی ہیں کہ حضورؐ فرماتے ہیں

"**ما ادخل رجل علی مومن سرورالا خلق الله عزوجل ویو اخذہ السرور ملک یعبد الله عزوجل ویوا خذہ فاذا صارالعبد فی قبرہ اتاہ ذلک السرور الحدیث**"

"جوکوئی شخص کسی مسلمان کوخوش کرے۔ اللہ عزوجل اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ اللہ عزوجل کی عبادت وتوحید بیان کرتا رہتا ہے جب وہ بندہ قبر میں جاتا ہے۔ وہ فرشتہ اس کے پاس آکر کہتا ہے کیا مجھے پہچانتا ہے۔ میں وہ خوشی ہوں جو تونے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی۔ آج میں وحشت میں تیرے دل کو بہلاؤں گا اور تیری محبت تجھے سکھاؤں اور قول ایمان پر تجھے ثابت کروں گا اور قیامت کے ہر مشہد میں میں تیرے ساتھ رہوں گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تیر مکان تجھے دکھاؤں گا۔

﴿ موت الملائکہ ﴾

بعض ائمہ کرامؒ ملائکہ پر موت کے وارد کے قائل نہیں انہیں میں شیخ اکبر قدس سرہ ہیں آپ انہیں مثال ارواح مانتے ہیں کہ نہ تھے، مگر جب ہوئے تو ہمیشہ رہیں گے کہ ارواح کو کبھی موت نہیں۔ "**فتوحات شریف**" کے ایک باب میں فرمایا !

انہ للملئکۃ آخرۃ لیس ھو ذلک انھم لا یموتون فیبعثون وانما ھو صعق وافاقۃ کالنوم والا فاقۃ منہ عندنا ذالک حال لا یزال علیہ الممکن فی التجلی الاجمالی دینا واخرۃ الخ نقلہ فی الیواقیت والجواھر۔ شائد یہ مسلہ تجسم وتجرد ملائکہ پر مبنی ہو جو انہیں نفوس مجردہ مانتے ہیں۔ جیسے حجتہ الاسلام امام غزالی وغیرہ ان کے طور پر ملائکہ کو موت نہ ہونی چاہیے کہ روح کبھی نہیں مرتی موت جسم کے لیے ہے یعنی روح کا اس سے جدا ہو جانا اور ملائکہ کو اجسام لطیفہ کہتے ہیں

﴿صحیح قول﴾

صحیح یہی ہے کہ بعض علماء کے نزدیک ملائکہ موت سے چارہ نہیں اور یہی ظاہر مفادِ آیت اور احادیث تو اس میں بالتصریح وارد۔ تو یہی صحیح و معتمد ہے۔ **وقال کل نفس ذائقۃ الموت** ''ہر جان موت کا مزہ چکھے گی، چنانچہ

〈۱〉 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہؓ سے مروی، جب آیتِ کریمہ **کل من علیھا فان** نازل ہوئی کہ جتنے زمین پر ہیں۔ سب فنا ہونے والے ہیں ملائکہ بولے، زمین والے مرے، یعنی ہم محفوظ ہیں جب آیہ کریمہ **کل نفس ذائقۃ الموت** نازل ہوئی کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے تو ملائکہ نے کہا، اب ہم بھی مرے '' **ذاکرہ الامام الرازی فی مفا تیح الغیب** '' **ا بن جریر** انہیں سے راوی '' **قال و کل ملک الموت بقبض ارواح المومنین والملئکۃ الحدیث** '' یعنی ملک لاموت مسلمانوں اور فرشتوں کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔ بلکہ خود ملک لموت پر بھی موت ہے انکے حالات میں ہے۔

ملک الموت پر موت

ابن جریر ابوالشیخ وغیرہ ایک حدیث طویل ابو ہریرہؓ سے راوی ہیں کہ حضورﷺ نے فرمایا **اخر هم موتا ملک الموت** فرشتوں میں سب سے پیچھے مالک الموت مریں گے۔ بیہقی وفریابی سے بروایت ہے حضرانسؓ حضورﷺ سے تفصیلاً انکی کیفیت موت روایت کی ہے کہ جب سب فنا ہوں گے جبرائیلؑ ومیکائیلؑ ومالک الموت باقی رہیں گے رب تعالیٰ کے دانا تر ہے ارشار فرمائے گا اے مالک الموت باقی ہے عرض کریں گے **بقی وجهک الباقی الدائم وعبدک جبرئل و میکائل وملک الموت** باقی ہے تیرا وجہ کریم کے ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبرائیل ومیکائیل ومالک الموت حکم ہوگا **نعرف نفس میکائیل** میکائیلؑ کی روح قبض کر وہ عظیم پہاڑ کیطرح گریں گے پھر فرمائیں گے اور وہ خوب جانتا ہے، اب کون باقی ہے؟ عرض کریں **وجهک الباقی لاکریم عبدک جبرئیل وملک الموت** تیرا اکرم وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبرائیل و ملک الموت۔فرمایا گا **نعرف نفسِ جبرائیل** کی روح قبض کرا اور وہ اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہوئے سجدے میں گرجائیں گے۔ پھر فرمایا گا اور وہ خوب جانتا ہے اب کون رہا؟ عرض کریں گے **وجهک الکریم وعبد وعبدک الملک الموت وهو میت** تیرا وجہ کریم ہمیشہ رہے گا اور تیرا بندہ ملک الموت کہ وہ بھی مرے گا فرمائے گا مرجا اور وہ بھی مرجائیں گے اور پھر فرمائے گا ابتداء میں نے خلق بنائی اور پھر میں اسے زندہ کروں گا کہاں سلاطین مغرور جو الملک کا دعویٰ کرتے تھے کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا، خود فرمائے گا **لله الواحد القهار** آج بادشاہی ہے اللہ غالب کی **ملفق منها وندا لاقریا بی ان اخر هم موتا جبرئیل والله اعلم ثم اقول** اس حدیث سے ملائکہ مقربین کا روز قیامت تک زندہ رہنا معلوم ہی ہوا ہے۔

﴿باب نمبر 3﴾

﴿مخصوص ملائکہ کرام﴾

(۱) ﴿جبرائیل علیہ السلام﴾

آپ تمام ملائکہ کے سردار ہیں جیسے نبی پاک ﷺ تمام انبیاءؑ کے سردار ہیں یونہی جیسے صدیقِ اکبرؓ صحابہ کے سردار ہیں ایسے ہی حضور غوث اعظمؒ جملہ اولیاء کے سردار ہیں۔

﴿تعارفِ جبرائیلؑ﴾

جبرائیلؑ کا قد نا بہت بلند ہے اور نہ بہت چھوٹا اس کو سفید رنگ کا لباس پہنایا جو جوہر و یواقیت سے مرصع ہے۔ جبرائیلؑ کے چہرے کا رنگ برف کی طرح سفید ہے اس کے اگلے دانت روشن اور چمکدار ہے اس کے گلے میں خوبصورت موتیوں کا ہار ہے اور اس کے سرخ یاقوت کے ایک ہزار چھ سو بازو ہیں، ہر دو بازوؤں کے درمیان پانچ سال کی مسافت کے برابر فاصلہ یا بعد ہے اس کی گردن بڑی خوبصورت اور لمبی ہے اسکے قدم سرخ اور پنڈلیاں زرد ہیں اسکے پر جن سے پرواز کرتا ہے زعفران سے بنے ہوئے ہیں جن کی تعداد ستر ہزار ہے یہ پر سر سے لے کر ان کے قدموں تک ہیں ہر ہر پر پر چاند اور ستارے ہیں اور اسکی آنکھوں کے مابین شمس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسکو میکائیلؑ کے پانچ سو سال بعد پیدا کیا۔ جبرائیلؑ ہر روز جنت کی ایک نہر میں نہاتا ہے اور پھر اپنے بدن کو جھاڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک قطرے سے ایک ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے پھر وہ فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جبرائیلؑ ہر روز سحر کے وقت نور کی نہر سے جو عرش کے دائیں طرف غسل کرتا ہے اس کا نور پہلے سے زیادہ ہو جاتا ہے ایسا ہی اس کا حسن و جمال بھی دوبالا ہو جاتا ہے اور اسکی عظمت بھی زیادہ ہو جاتی ہے پھر وہ اپنے پروں کو جھاڑتا ہے تو اس کے ایک ایک پر سے ستر ستر ہزار قطرے جھڑتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ستر ستر ہزار فرشتے پیدا کرتا ہے ان میں سے ہر روز ستر ہزار فرشتہ بیت المعمور میں اور ستر ہزار بیت اللہ میں داخل ہوتا ہے۔

﴿جبرائیل علیہ السلام کی رہائش﴾

جبرائیلؑ حضورﷺ کو سدرہ پر لائے اور زمین ادب سے چوم کر رخصت چاہی حضورﷺ نے فرمایا مجھے اسوقت کیوں تنہا چھوڑتے ہو، عرض کی مجھ میں آگے بڑھنے کی طاقت نہیں **"وما منا الا لہ مقام معلوم"** ہم میں اپنا مقامِ مقرر سے تجاوز نہیں کر سکتا اب آپؐ آگے تشریف فرما ہو جیسے میں اپنی خدمت پوری کر چکا، حضورﷺ نے فرمایا کیا تم نے مجھے اللہ تعالیٰ تک لے جانے کا وعدہ نہ کیا تو اب کیوں ٹھہرتے ہو یہ فرمایا اور جبرائیلؑ کا ہاتھ پکڑ کا ایک قدم آگے بڑھایا کہ ناگاہ جبرائیلؑ ہیبتِ الٰہی سے مثل چڑیا کے ہو کر لرزتے اور کانپنے لگے اور بآہ وزاری عرض کی یا رسول اللہﷺ مجھے میرے مقام پر جلد واپس فرمایئے ورنہ اگر ایک پورہ بھر اگے قدم بڑھاؤں گا ہیبتِ جلال وباری سے جل جاؤں گا۔

اگر یکسر ہوئے برتر پرم فروغِ تجلی بسوزد پرم

تب حضورﷺ نے فرمایا اے جبرائیلؑ قسم ہے عزت وجلال الٰہی کی میں جتنا آگے بڑھتا اور نزدیک ہوتا ہوں شوق وصال زیادہ ہوتا ہے۔

وعدہ وصلِ چوں شود نزدیک آتشِ شوق تیز تر گردد

اور جبرائیلؑ کو ہیبتِ الٰہی سے پگھلا ہوا اور قریب نابود ہونے سے دیکھ کر دستِ مبارکﷺ سے ارشارہ فرمایا کہ پانچ سو برس کی راہ جو ایک قدم میں طے فرمائی تھی ایک اشارہ میں طے فرما کر انہیں ان کے مقام پر پہنچایا ندا آئی اے محمدﷺ تو فکر میں تھا کہ میری امت حشر کے دن راہ دور دراز قیامت وپلِ صراط کس طرح طے کرے گی اب دیکھ کے اشارے میں پانچ سو برس کی راہ طے کی اور ایک قدم میں جبرائیلؑ کو پانچ سو برس کی راہ لے آیا اگر قیامت کے دن بھی اسی طرح لبِ شفاعت ہلا کر پچاس ہزار برس کی ایک دم میں قطع کرلے اور اپنی

امت کو آنِ واحد میں اس دور دراز اور پر خطر سے سلامت لے جائے تو کیا عجب ہے۔

﴿حضرت جبرائیلؑ کے حاجت روا محمد مصطفیٰ ﷺ﴾

حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں ابراھیم کی پیشانی میں نور تھا اور اسکی پشت میں موتی تھا پھر جب ابراھیمؑ کو کافروں نے گوپھن کے پلے میں بٹھا کر آگ میں پھینکنا چاہا اور جبرائیلؑ نے اس وقت حضرت ابراھیمؑ کو کہا الک حاجة کیا تمھیں حاجت ہے ابراھیمؑ نے کہا لیکن تیری طرف نہیں ہے جبرائیلؑ نے پھر پوچھا ابراھیمؑ نے وہی جواب دیا آخیر میں جبرائیلؑ نے کہا کیا تمھیں اپنے رب کی طرف حاجت ہے ابراھیمؑ نے کہا کیا کوئی ایسا دوست ہے جس کو اپنے دوست کی طرف حاجت نہ ہو۔

جبرائیلؑ نے کہا پھر آپ اپنے رب سے سوال کریں کہ وہ آپ کی اس حال میں مدد کریں حضرت ابرھیمؑ نے فرمایا **ھو العلم بحالی من سوالی الیه** وہ میرے سوال کرنے کے بغیر میرے حال کو خوب اچھی طرح جانتا ہے حضور نبی کریم ﷺ نے اس مقام پر فرمایا کہ میں نے جبرائیلؑ کو اس وقت کہا کہ جب اللہ تعالیٰ مجھ کو معوث کرے گا تو اے جبرائیلؑ میں تیری اس نیکی کا جو تو نے میرے باپ ابراھیمؑ سے کی ہے بدلہ دوں گا آپؐ نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا اور جبرائیلؑ میرے ساتھ تھا یہاں تک کہ ہم ایک مقام پر پہنچے کہ جبرائیلؑ وہاں ٹھہر گیا آگے جانے سے معذرت کے ساتھ انکار کیا تو میں جبرائیلؑ کو کہا کہ اے جبرائیلؑ بھلا ایسے مقام میں بھی کوئی دوست کسی دوست سے جدا ہوتا ہے جبرائیلؑ نے کہا اے اللہ کے رسول وہ جگہ ہے اس سے آگے اگر میں تجاوز کروں تو نور مجھے جلا کر راکھ کر دے گا میں نے کہا کہ اللہ کی طرف تیری کوئی حاجت ہے اس نے کہا ہاں آپ اپنے رب سے میرے لیے اس بات کا سوال کریں کہ قیامت کے دن وہ مجھ کو حکم دے کہ میں پلصراط پر اپنے پر بچھاوں اور آپ کی امت اس کے اوپر سے گذر جائے حضور ﷺ نے فرمایا بارک اللہ لک یا جبرائیل اے جبرائیلؑ اللہ تمھیں برکت دے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ محمد ﷺ کو دریائے نور میں غوطہ دے جبرائیلؑ نے آپ کو غوطہ دیا اس غوطہ سے آپؐ ستر ہزار پردوں کو پھاڑ کر ان کے آگے نکل گئے ان پردوں میں سے ہر پردے کا موٹاپا پانچ سو سال کی راہ کے برابر تھا یہاں تک کہ آپ

سونے کے فرش تک پہنچے وہاں ایک فرشتہ نمودار ہوا اس نے آپ کو موتیوں کے حجاب تک پہنچایا فرشتہ نے اس حجاب کو ہلایا حجاب کے پردے سے صدا آئی کون ہے یہ فرشتے نے جواب دیا کہ فراش الذاہب کا فرشتہ ہوں اور میرے ساتھ حضرت محمد ﷺ ہیں اس حجاب کے فرشتہ نے کہا اللہ اکبر پھر اس حجاب کے نیچے سے ہاتھ نکالا اور مجھ کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھایا اسی طرح میں ایک حجاب سے دوسرے حجاب کی طرف نقل کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے ستر ہزار حجاب سے تجاوز کیا ان میں سے ہر حجاب کا موٹا پا پانچ سو سال کی راہ کے برابر تھا اس کے بعد میں نورابیض کے دریا پر پہنچا وہاں ایک فرشتہ تھا اگر کوئی پرندہ اس کے ایک کاندھے سے پانچ سو سال اڑتا رہے تو پھر بھی وہ اس کے دوسرے کاندھے تک نہ پہنچے اس کے بعد مجھ کو آگے چلایا گیا میں ایک نوراحمر کے دریا تک پہنچا اس کے کنارے پر بھی ایک فرشتہ تھا وہ فرشتہ اتنا بڑا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کو یہ حکم دے کہ زمین و آسمان کو نگال جائے تو نگل جائے پھر رفرف مجھ کو لے کر آگے گیا۔

﴿جبرائیلؑ الوداع﴾

اس وقت اس فرشتہ نے پس پردہ سے ہاتھ باہر کر کے آپ کو بمع براق اٹھالیا اور حضرت جبرائیلؑ وہیں ٹھہر گئے آپ ﷺ نے فرمایا اے جبرائیلؑ آپ مجھے اس جگہ کیوں چھوڑتے ہو تو حضرت جبرائیلؑ نے عرض کی میں کیا کروں مجھے آگے پرواز کرنے کی طاقت نہیں ہے اس لیے کہ **وما منا الا لہ مقام معلوم ﴿پ۲۳ع۹﴾** اور ہم سب فرشتوں سے کوئی ایسا فرشتہ نہیں جس کا خاص مقام معلوم نہ ہو کہ اس کے آگے ہم کو تجاوز کا حق حاصل نہیں یہاں بھی آپ کی بدولت آ گیا ورنہ میرا اصلی مقام وہ ہے جہاں سدرۃ المنتہی پر ملاحظہ فرمایا تھا جو کیہ بہت دور رہ گیا ہے اس وقت حضور ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے حضرت جبرائیلؑ کو قابو کر کے ایک قدم چلے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ہیبت اور اس کے جلال سے حضرت جبرائیلؑ چڑیا کے برابر ہو گئے لرزہ براندام اور آبدیدہ ہو کر عرض کیا **لودلوت اذملۃ لاحترقت بالی ﴿مشکوۃ شریف﴾** اگر انگلی کے پوروے کی مقدار بھی قریب ہوں تو میرے پر جل جائیں گے اس کے بعد آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا اور ایک اشارہ میں اس کو مقام پر پہنچا دیا روایت ہے کہ اس ایک قدم میں پانچ سو سال کی راہ طے ہو چکی تھی (معارج ص۵)

﴿جبرائیل امین خادم دربار﴾

ہر شے کی تخلیق کی کوئی نہ کوئی غرض وغایۃ ہے جبرائیل کی تخلیق کی غرض وغایۃ صرف یہی ہے کہ وہ حضور ﷺ کی خدمات بجالائیں۔ اسکی تفصیل فقیر کے رسالہ **" جبرائیل امین خادمِ دربار "** کا مطالعہ کریں

﴿خدماتِ جبرائیل علیہ السلام﴾

﴿معرکہ بدر﴾

(۱) امام بخاری حضرت ابن عباس سے راوی ہے کہ بدر کی لڑائی میں حضور ﷺ نے فرمایا! **ھذا جبریل اخذ براسی فرسه علیه اداوة الحرب** (خصائص ج ۱ ص ۲۰۰) یہ جبرائیلؑ ہیں اپنے گھوڑے کی لگامیں پکڑے ہوئے ہیں ان کے ساتھ جنگ کا پورا سامان ہے

(۲) ابو یعلیٰ وحاکم وبیہقی علی مرتضٰے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی وہ فرماتے ہیں کہ جنگِ بدر میں تین مرتبہ سخت آندھی آئی ایسی آندھی میں نے کبھی نہ دیکھی۔ پہلی آندھی جبرائیل تھے جو ایک لاکھ ملائکہ کے ہمراہ آئے اور حضور ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوگئے دوسری آندھی میکائیل تھے جو ایک ہزار ملائکہ کی فوج کے ساتھ آئے اور حضور ﷺ کے بائیں طرف کھڑے ہوگئے اور تیسری آندھی۔

اسرافیل نزل بالف من الملائکة عن میسرة رسول الله صلی الله علیه وسلم اسرافیل تھے جو ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے اور حضور ﷺ کے میسرہ بنے

(خصائص ج ۱ ص ۲۰۱)

(۳) امام بیہقی ربیع سے راوی حضر انس نے فرمایا جنگِ بدر میں جن کافروں کو ملائکہ نے قتل کیا ان کو ہم اس طرح جانتے ہیں **" من قتلو هم بضرب فوق ضر بهم "** جن کو فرشتے قتل کرتے

تھےان کی ضرب سے پہلے وہ کافر مر چکے ہوتے۔

﴿تصرفات جبرائیل﴾

آپکے متعلق تفصیل تو فقیر نے لکھی ہے رسالہ جبرائیل امین خادم دربار میں چند امور یہاں حاضر ہیں، حضرت جبرائیل امین کے چھ سو پر ہیں جیسا کہ احادیث مبارکہ میں ہے اور قرآن میں لقول رسول کریم یہ عزت والے رسول کا پڑھنا ہے سے جبرائیلؑ مراد ہیں آپ نے قرآن مجید اللہ تعالی کی جانب سے پڑھا ہے سہیلی نے کہا یہ جائز نہیں کہ کہا جائے یہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے اگر چہ آپ بھی عزت والے رسول ﷺ ہیں اس لئے کفار کے اس مقالہ کے ردو تکذیب میں یہ آیۃ نازل ہوئی۔ جنھوں نے کہا تھا کہ یہ قرآن نبی پاک ﷺ نے ازخود فرمایا اللہ تعالی نے ان کے رد میں فرمایا کہ انہ لقول رسول کریم اور جبرائیلؑ کو امین اس لئے فرمایا کہ وحی کے امین ہیں بلکہ حقیقت یہ کہ قول (قرآن) اللہ تعالی کا ہی تو ہے لیکن اسے جبرائیلؑ کی طرف سے منسوب کرنا اس لئے ہے کہ اسے (قرآن کو) وہی لے کر آئے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس معنی پر اس کا اسناد جبرائیلؑ کی طرف سے باعتبار سبب ظاہری انزال وایصال کے ہے جس پر یہ دلیل قوی موجود ہے کہ رسول سے حضرت جبرائیل مراد ہیں وہ یہ کہ بعد کو فرمایا کہ وہ بڑی قوت والا ہے وغیرہ وغیرہ۔ جو تمام صفات صرف اور صرف جبرائیل کی ہیں یعنی قرآن لانے والا وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے انبیاء کی طرف اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز و معظم ہے ایسے ہی لوگوں کے نزدیک بھی کیونکہ وہ افضل العطایا لاتا ہے یعنی معرفت و ہدایت اور وہ اہل ایمان پر مہربان اور کفار پر اور اعداء پر قہر برساتا ہے۔ ذی قوۃ (قوت والا ہے) یعنی سخت قوت والا، جیسے ان کے لئے فرمایا ہے شدید القوی جس امر کے لئے انہیں مقرر کیا جائے اس پر بڑی قوت رکھتا ہے کسی سے عاجز ہوتے ہیں نہ کمزور۔

﴿جبریلی قوت وطاقت﴾

حضور نبی کریم ﷺ نے جبرائیل سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوت بیان فرمائی مجھے کچھ نمونے سنائیے۔ عرض کی کہ میں نے لوط علیہ السلام کی چار بستیاں پانی کی تہ سے اپنے پروں کے اگلے حصے سے اٹھائیں آسمان تک لے گیا جن کے کتوں کے بھونکنے اور مرغوں کی آواز آسمان والوں نے سنی پھر میں نے

انہیں الٹ دیا (جن کی تفصیل قرآن میں ہے)

﴿ثمود کی قوم کا انجام﴾ حضرت جبرائیل کی قوت تھی کہ ثمود کی قوم پر صبح کے وقت ایک چیخ ماری تو سب کے سب گھٹنوں کے بل زمین پر ڈھیر ہو گئے۔

﴿جبریل علیه السلام کی پرواز﴾ سیّدنا جبرائیل آسمان سے زمین پر پھر زمین سے آسمان پر آنکھ جھپکنے سے پہلے آجاتے ہیں۔

﴿شیطان کو ھندوستان دھکیل دیا۔﴾ حضرت جبرائیل نے شیطان کو رسول اللہ ﷺ کے اردگرد پھرتا دیکھا (یہ وہ شیطان ہے جو انبیاء السلام کے درپے آزاد رہتا ہے) اسے ایک معمولی سا دھکا دیا تو مکہ معظمہ سے ہندوستان کے آخری کونے میں جا گرا۔ اسی شیطان کو عیسیٰ کے ساتھ باتیں کرتا دیکھ کر اسے پھونک ماری تو اُسے بیت المقدس سے ہندوستان کے آخری کونے کے جبل (پہاڑ) پر پہنچا دیا (روح البیان پ۳۰ ص۱۴۸)

﴿کعبه شریف تک پهاڑ الٹ دیئے﴾

عن الخليل بن عبدالله الازدى عن رجل من الانصار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقام رهطاً على زواياا لمسجد ليعدل القلبه فاتا ه جبرئيل فقال ضع القبلة و انت تنظر الى الكعبة ثم قال بيده هكذا فا ام كل جبل فوضع القبلة و هو ينظر الى الكعبة لايحول د ون نظر شئى فلما فرغ قال جبريل هكذا فا عاد لاجبال و الشجر والا شياء على حالها وصارت قبلة الى المزاب(مدينه الرسول فى خلاصة الوفا ص ١٥٦ ج ٢)

خلیل بن عبداللہ ازدی انصار کے ایک آدمی سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ کے ایک جماعت سے فرمایا مسجد کی سمت قبلہ متعین کرے تو جبریل حاضر ہوئے اور عرض کی حضور ﷺ آپ سمت قبلہ متعین کریں آپ کعبہ تو دیکھ رہے ہیں پھر ہاتھ کے اشارہ سے درمیان سے پہاڑ اشجار اور جملہ اشیاء ہٹا دیئے جب حضور ﷺ تعین سمتِ قبلہ سے فارغ ہوئے تو جبرائیل پہاڑ اشجار اور جملہ اشیاء اپنی حالت پر لوٹائے اور آپ کا قبلہ میزاب رحمت کے مطابق متعین ہوا۔

﴿تعارف ملک الموت﴾

(۱) حضرت عزرائیلؑ ہر ذی روح کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں **کما قال الله تعالیٰ قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم** اے حبیب اکرم ﷺ فرمائیے کہ تمہیں موت کا فرشتہ موت دیتا ہے '' اس آیت میں ملک الموت سے مراد حضرت عزرائیلؑ اور وہ معین و مشخص فرشتہ ہیں چنانچہ ابن کثیر زیر آیت ہذا لکھتا ہے۔'' **الظاهر من هذه الاية ان ملک الموت شخص معين من الملائكة** '' یعنی اسی آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملک الموت ایک متعین فرشتہ ہے۔

(۲) امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ '' **ان ملک الموت هو الرئيس و كل خطوة له من المشرق الى المغرب الخ (شرح الصدور ص ۱۷)** ان کے لئے ساری زمین مثل ایک تھال کے ہے چنانچہ مروی ہے کہ **عن مجاهد قال جعلت الارض لملک الموت مثل الطست يتناول من حيث شاء الخ رواه احمد فى الزهد و ابو الشيخ فى العظمة و ابو نعيم (شرح الصدور ص ۱۸ وطى الفراسخ ص ۲۸)** ۔

(۳) حکم بن تعیبہ سے ہے کہ '' **الدنيا بين يدى ملک الموت بمنزلة الطست بين يدى الرجل رواه ابو الشيخ شرح الصدور ص۱۸** ۔

(۴) یعقوبؑ نے حضرت عزرائیلؑ سے فرمایا **ما من منفوسة الا رايت بقبض روحها** '' آپ ہر ذی روح کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں بتائیے **فكيف و عندى ههنا والا نفس فى اطراف الارض** یہ کیسے ہوگا کہ آپ اس وقت میرے ہوں یہیں اور نفوس علم دنیا پر پھیلے ہوئے ہیں عزرائیلؑ نے جواب عرض کیا **ان الله سخر لی**

الدنیا فھی کا لطست بو ضع قدام احدکم فتینا ول بین ید یھا ما شاء کذلک الدنیا عندی رواہ ابن ابی الدنیا من طریق الحسن بن عمارہ عن الحکم " شرح الصدور ص۱۹) بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام دنیا ایک تھال کی مانند بنادیا ہے اور جیسے تمہارے کسی ایک سامنے رکھا ہوا اور میں اسی سے جسے چاہتا ہوں لے لیتا ہوں۔

(۵)

عن شھر بن حوشب قال ملک الموت جالس و الدنیا بین رکتبیہ و اللوح الذی فیہ آجال بنی آدم بین یدیہ ملائکۃ قیام وھو یعرض اللوح لا یطرف فاذا اتی اجل عبدا قال اقبضوا ھذا (اخرجہ ابن ابی الدنیا و ابو اشیخ ابو نعیم)

فرمایا ملک الموت بیٹھے ہوئے کہ تمام دنیا صرف گھٹنوں تک اور وہ جس میں بنی آدم کے اجال لکھے ہوئے ہیں وہ ان کے سامنے ہے اور ان کے پاس پیش کھڑے ہیں وہ لوح کو دیکھ کر جس کی روح قبض کرنی ہوتی ہے فرماتے ہیں اس کی روح قبض کرلو۔

(۶)

عن ابن عباس انہ سئل عن انفسین التفق موتھما فی طرفۃ عین واحد بالمشرق و واحد بالمغرب کیف قدرۃ ملک الموت علیھما قال ما قدرۃ ملک الموت علی اھل المشارق الغارب و الظلمات و الھوی و البحور الا کرجل بین دیدیہ مائدۃ یتناول من ایھا شاء رواۃ ان ابی حاتم

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال ہوا کہ دو ذی روح ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں ان دونوں پر ملک الموت کو روح قبض کرنے کی کیسی قدرت ہے فرمایا کہ ملک الموت کو مشرق و مغرب اور ظلمات اور اوپر کے خلاء میں ایسی قدرت ہے جیسے کسی کے سامنے دستر خوان ہو وہ اس جیسے چاہے لے لے۔

(۷)

وعن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال ملک الموت الذی یتوفی الانفس کلها و قد سلط علی ما فی الارض کما سلط احد کم علی ما فی راحة الخ رواه ابن جریر فی تفسیره عن الکلبی عن مجاهد ﴿کتاب مزکوره﴾

وہ موت کا فرشتہ جو تمام نفوس کو موت کے گھاٹ اتارتا ہے وہ جملہ روئے زمین پر ایسے مسلط ہے جیسے تمہارا ایک اپنی ہاتھ کی ہتھیلی پر۔

(۸) **عن ابی المثنی الحمحی قال ان الدنیا سهلها وجبلها بین فخذی ملک الموت الخ اخرجه ابن ابی الدنیا ابو الشیخ ﴿ایضً﴾** فرمایا دنیا کا ذرہ ذرہ (ریگستان پہاڑ وغیرہ) ملک الموت کے دورانوں کے درمیانی حصہ جیسا ہے۔

(۹)

عن زهیر بن محمد قال قیل یا رسول الله ملک الموت واحد و لازجفان یلتقیان من المشرق و المغرب و ما بین ذلک من السقط و الهلاک فقال ان الله حوی الدنیا لملک الموت حتی جعلها کا لطست بین یدی احد کم فهل یفوته شئی رواه ابن ابی حاتم﴿ایضاً﴾

عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ ملک الموت تو ایک ہے اور موت مشرق اور مغرب میں واقع ہو رہی ہے علاوہ ازیں درمیان میں کئی جنگیں اور ہلاکتیں ہوتی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے ملک الموت کے لیے دنیا سمیٹ کر رکھ دی ہے اس کے لیے تمام دنیا تھال (طشتری) کی مانند ہے تو تم بتاؤ تمہاری آگے طشتری ہو تمہارے سے اس کی کوئی شئے فوت ہو سکتی ہے۔

(۱۰)

عن زید بن اسلم قال تبصصح ملک الموت المنازل کل یو مرات و لطلع فی وجه ابن آدم کل یوم اطلاعة رواه ابو الشیخ فی کتاب العظمة وا بن ابی الدنیا ‹شرح الصدور ص ۲۱›

زید ابن اسلم نے فرمایا کہ ملک الموت ہر گھر میں روزانہ پانچ بار جھانکتا ہے اور ہر بنی آدم کو روزانہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھتا ہے۔

(۱۱) حدیث شریف میں ہے

ما من بیت الاوملک الموت یقف کل یوم علی ھا به خمس مرات فاذا وجد الانسان قد نقد اکله و انقطع اجله القی علیه غمرات الموت الخ ص ۲۳‹

مختصر کوئی ایسا گھر نہیں جس کے دروازہ پر روزانہ پانچ بار آ کھڑا ہوتا ہے جب انہیں معلوم ہو جاتا ہے اب اس شخص کا گھر سے کھانا ختم اور اس کا اجل مکمل ہو گیا تو اس پر موت طاری کر دیتا ہے۔

(۱۲) ملک الموتؑ حضور ﷺ سے عرض کرتے ہیں

ما من اهل بیت من بدرولا شعر فی هرولا بحر الاوانا اتصفحهم فی کل یوم خمس مرات حتی انی لا عرف بصغیر هم و کبیر هم عنهم بانفسهم ‹الخ مختصر ص ۲۳›

کوئی گھر ایسا نہیں مٹی کا ہو بالوں سے تیار شدہ ہو (خیمہ وغیرہ) جنگل میں ہو یا دریا میں میں روزانہ پانچ بار چکر لگاتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کے گھر والوں کے ہر چھوٹے بڑے کو براہ راست جانتا ہوں۔

(۱۳) ربیع بن انس سے مروی ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کیا ملک الموت تنہا قبض ارواح کرتے ہیں انہیں نے کہا والی امر قبض اروح کے وہی ہیں اس پر ان کے اعوان ہیں سوا اس کے ان کے رئیس ملک الموت ہی ہیں اور ہر قدم اسکا مشرق سے مغرب تک ہے (الخ رواہ ابوالشیخ ابن حبان فی کتاب العظمۃ (طی الفراخ)

﴿لطیفہ﴾ وہابیوں دیوبندیوں کو جب ہم نے ملک الموت کے متعلق حاضر ناظر کی روایات دکھاتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں ان کے ایک چالاک ملاّ نے تو لکھ دیا کہ ملک الموت کو تو نص قطعی سے یہ قدرت حاصل ہے حضور ﷺ کے لیے تو کونسی قطعی ہے فلہٰذا ملک الموت کے لئے ماننا شرک نہیں حضور ﷺ کے لیے ماننا شرک ہے (معاذ اللہ) (براہین قاطعہ) دوسرے ایک اور نے چالاکی دکھائی کہ ملک الموت اکیلا نہیں اس کے ساتھ اور بہت سے فرشتہ ہیں جو اس کی مدد کرتے ہیں گویا اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر جگہ ملک الموت نہیں اس کے معاونین ہوتے ہیں ہم نے اس کے گلے میں یہ پھندا ناڈالا کہ وہ مددگار فرشتے ملکوں پر تقسیم شدہ نہیں بلکہ وہ بھی ان کی طرح ہر مردہ کی روح نکالنے میں ملک الموت کی مدد کرتے ہیں یہ ملک الموت کا اعزاز ہے اس سعنی پر وہابیوں کے لئے ''یک نہ شد بے شمار شد'' ہو گیا ہے۔ بے شمار ملائکہ کا حاظر ناظر ہونا چنانچہ معاونین ملائکہ کی تفصیل آ رہی ہے۔

(١٥)

عن کعب قال ما من بیت فیه احد الاو املک الموت علی با به کل یوم سبح مرات ینظر هل فیه احدا مربه یتوفاه اخرجه ابن ابی حاتم

حضرت کعب نے فرمایا کہ کوئی ایک گھر ایسا نہیں جس کے دروازے ملک الموت سات بار تشریف نہ لائیں اس میں دیکھتے ہیں اس میں وہ تو نہیں جس کی موت کا حکم ہے۔

(١٦)

عن عطاء بن یسار قال مامن اهل بیت الایتصفحهم ملک الموت فی کل یوم خمس مرات هل منهم احد امر بقبضه (اخرجه احمد فی الزهدو سعید بن منصور

حضرت عطاء بن یسار نے فرمایا کہ ہر گھر کو ملک الموت روزانہ پانچ بار ملاحظہ فرماتے ہیں کہ ان میں وہ تو نہیں کہ جس کی وہ روح قبض کریں۔

(۱۷)

عن مجاهد قال ماعلی ظهر الارض من بيت شدر ولا مدر الا و ملک الموت يطوف به کل يوم مرتين اخرجه احمد فی الزهد و ابو الشيخ (ايضاً)

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ زمین پر کوئی گھر نہیں وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا (خیمہ) مگر ملک الموت اس کا روزانہ دو بار چکر لگاتے ہیں

(۱۸)

عن عبدا لاعلی التميمی قال مامن اهل دار الاوملک الموت يتصفحهم فی اليوم مرتين اخر جه ابن ابی شيبه و عبدالله بن الامام احمد فی زوائد الزهد (ايض)

کوئی ایسا گھر نہیں جسے دن میں ملک الموت دو بار نہ دیکھتا ہو۔

(۱۹) ملک الموت کے پاس ایک نیزہ ہے جو مشرق سے مغرب تک لمبا ہے جب کسی کی مدتِ حیات پوری ہو جاتی ہے تو وہ نیزہ کو اس کے سر پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں اب تم موت کے لشکر کو دیکھو گے (شرح الصدور)

(۲۰) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ملک الموت کے پاس ایک نیزہ ہے جس کا ایک کنارہ مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں ہے اس سے وہ رگِ زندگی کاٹتے ہیں۔ (رواہ ابن عساکر (شرح الصدور ص ۹۱)

(۲۱)

ام عن ثابت البنانی قال اللیل و النهار اربع و غشرون ساعتی لیس فیها ساعة تاتی علی ذی روح الاوملک الموت قائم علیه فان امر تصتبیضها و الاذهب (اخرجه ابو نعیم (کتاب مذکوره ۲۰۔ مختصر تذکرة القرطی ۲۳۔۲۴)

ثابت بنانیؒ نے فرمایا کہ شب و روز کی چوبیس گھڑیاں ہیں کسی ذی روح پر کوئی گھڑی ایسی نہیں جس میں ملک الموت اس ذی روح پر قائم نہ ہو اگر اس کے قبض کرنے کا حکم ہوتا ہے تو روح قبض کر لیتا ہے ورنہ چلا جاتا ہے۔

﴿ فائده ﴾ قرطبی رحمۃ اللہ مذکورہ روایت کے بعد فرماتے ہیں **وهذا عام فی کل ذی روح** اور یہ تمام ذی ارواح کے لیے یکساں ہے۔

(۲۲)

عن انس مرفوعاً ان ملک الموت لینظر فی وجوه العباد فی کل یوم سبعین نظرة فاذا ضحک العبد الذی بعث الیه یقول اعجبه بعثت الیه لا قبض روضه اهو یضحک (رواه ابو الفضل الطرفی فی کتاب عیون الاخبار بسنده من طریق ابراهیم و ابن النجار فی تاریخ بغداد من طریق ابن حدیه (شرح الصدور ۲۰ و مختصر التذکره ۲۴)

ترجمہ: ملک الموت بندوں کو روزانہ ستر بار دیکھتا ہے جب بندہ ہنستا ہے تو ملک الموت کہتا ہے تعجب ہے میں تیرے ہاں روح قبض کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں لیکن یہ ہنستا ہے۔

(۲۳) ملک الموت زمین و آسمان کے درمیان ایک سیڑھی پر بیٹھے ہیں جب ان کے کارندے فرشتے مردے کی روح گلے میں لاتے ہیں تو وہ ملک الموت کی سیڑھی کی طرف دیکھتا ہے اور ملک الموت اپنی سیڑھی پر سے اسے دیکھتے ہیں اور یہ مردے کا آخری وقت ہوتا ہے۔ (شرح الصدور)

﴿ فائده ﴾ ملک الموت کے مددگار فرشتے علیحدہ علیحدہ ملکوں میں نہیں پھیلے ہوئے بلکہ ہر مردہ پر وہی سب ملک الموت کی معاونت کے لیے حاضر ہوتے ہیں

(۲۴) امام جلال الدین بن سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں

اخرج ابن ابی الدنیا و ابی الشیخ و ابو نعیم عن شھر بن حوشب قال ملک الموت جالس و الدنیا بین رکبتیه۔

شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ ملک الموت بیٹھا ہوا ہے اور تمام دنیا اسکے گھٹنوں کے سامنے ہے۔

(۲۵)

وعن ابن عباس انه سئل عن نفسین الفق مُوتھما فی طرفة عین و احد بالمشرق و واحد بل مغرب کیف قدرة ملک الموت علیھما قال ما قدرة مالک الموت علی اھل المشارق و المغارب و الظلمات و الھوی و البحر راہ کرجل بین یدیه مائده بتناول منھا ایما شآء اخرج ابن ابی حاتم عن زھیر بن محمد قال قیل یا رسول الله ملک الموت واحد و الزحقان بلتقیان من المشرق والمغرب وما بین ذالک من السقط و الھلاک فقال ان الله حری الدنیا ملک الموت حتی جلعھا کالطست بین یدی احد ی احد کم فھل یفوته منھا شئی

(رواہ ان ابی حاتم و ابو اشیخ (شرح الصدور ۱۹۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ دو جانیں ایک مشرق میں ایک مغرب ایک ہی وقت میں مرتی ہیں ملک الموت کس طرح قادر ہے ان پر فرمایا کہ ملک الموت کے لئے مشرق و مغرب اندھیرے ہوا اور سمندر ایسے ہیں جیسے آدمی کے سامنے دستر خوان اس میں سے لیتا ہے جو چاہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا گیا کہ ملک الموت ایک ہے اور مشرق اور مغرب میں جنگ ہوتی ہے تو بیشمار موتیں واقع ہوتی ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو سمیٹ کر ملک الموت کے لیے مانند طشتری کر دی ہے جو کہ ایک آدمی کے سامنے ہو۔ کیا اس میں کوئی چیز اس سے فوت ہوتی ہے۔

﴿ابلیس لعین﴾

یہ ہی حال ابلیس لعین کا ہے کہ اپنی جگہ سے تمام روئے زمین کے انسانوں کو دیکھتا ہے اور ہر ایک کے حال کے مطابق وسوسہ ڈالتا ہے یہ بات قرآن مجید سے ثابت ہے **کما قال اللہ تعالیٰ انہ یراکم ھو وقبیلہ** بیشک وہ اور اس کا قبیلہ تم سب کو دیکھتا ہے۔

﴿نکتہ﴾ کائنات میں ہدایت کا سرچشمہ صرف حضرت محمد ﷺ ہیں اور گمراہی کا ٹھیکدار ابلیس لعین ہے مضل کو تو یہ قدرت ہے کہ اپنے مقام سے تمام روئے زمین کے انسانوں کو دیکھے اور ہر ایک کے گمراہ کرنے کی کوشش کر سکے لیکن آپ کے نزدیک ہادی کل علیہ السلام کو اس کے مقابلہ میں اپنے امتی کی حفاظت فرماویں اس سے تو قدرت کے اعتبار سے ہادی پر مضل کا غلبہ مفہوم ہے اور قرآن مجید فرماتا ہے **ان حزب اللہ ھم الغالبون** (پ۶ المائدہ)

﴿فضلائے دیو بند کا فضول عقیدہ﴾

شیطان کے حاضر و ناظر ہونے پر تو نص قطعی موجود ہے لیکن نبی کریم ﷺ کے لئے کونسی نص ہے یعنی حضور ﷺ کے لئے تو کوئی نص (قرآن وحدیث) نہیں فلہٰذا انہیں حاظر و ناظر ماننا شرک ہے (معاذ اللہ) اور شیطان کے لیے نصوص ہیں اسی لئے شیطان کو حاضر ناظر ماننا عین اسلام ہے (معاذ اللہ)۔

یہ تقریر دیو بند کے قطبِ عالم گنگوہی اور مولوی خلیل احمد امیٹھوی کی براہینِ قاطعہ کی ہے مسلمان اس سے اندازہ لگائے کہ ان لوگوں کو حضور ﷺ سے اتنا بغض اور عداوت کیوں۔

یاد رہے کہ براہین قاطعہ کی اسی عبادت کی وجہ سے بھی عرب وعجم کے علماء و مشائخ نے انہیں مرتد اور خارج از اسلام کا فتوٰی صادر فرمایا تھا۔ تفصیل کے لئے دیکھیے (حسام الحرمین والصورام الہندیہ)

﴿حضرت ملک الموت کی ڈیوٹی﴾

پہلے عرض کیا گیا ہے کہ چار ملائکہ جملہ امور الٰہیہ کی تدبیر کرتے ہیں گویا وہ تمام محکمہ ءالٰہی کے چیف ہیں باقی ملائکہ انکے تحت کام سرانجام دیتے ہیں ملک الموت محکمہ ءموت کے چیف ہیں انکے متعلق فقیر نے (ایک علیحدہ رسالہ لکھا ہے ملک الموت اور حاضر و ناظر'' انکی اس پرواز سے مسلمان کو یقین ہونا

چاہیے کہ ملک الموت حضور نبی پاک ﷺ کا ایک غلام اور آپ کی عنایات کا ریزہ خوار ہے جب اس ایک ریزہ خوار کا یہ حال ہے اسکے آقا کریم ﷺ کے کمالات وتصرفات کتنا بلند ہوں گے۔

﴿ملک الموت اور مدد گار فرشتے﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''**قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم**''

آپ فرمادیجئے کہ تم کو موت کا فرشتہ موت دیتا ہے جو تم پر مقرر ہے۔اور فرمایا کہ یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی وفات کا وقت قریب آجاتا ہے تو ہمارے فرشتے اس کو موت دیتے ہیں اور کوتاہی نہیں کرتے

﴿فائدہ﴾ (۱) اس آیت میں ملائکہ مراد ہیں چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے **توفتہ رسلنا** اسکی تفسیر میں بیان کرتے ہیں رُسُل سے مراد ملک الموت کے مددگار فرشتے ہیں (ابن ابی شیبہ،ابن ابی حاتم)

(۲) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ جو فرشتے انسانوں کو موت دینے آتے ہیں وہی انسان کی موت کے اوقات لکھ دیتے ہیں اب جب کسی نفس کی موت کا وقت ہوتا ہے وہ اسکی روح ملک الموت کے حوالے کر دیتے ہیں (کتاب لعظمہ (شرح الصدور سیوطی)

﴿ملک الموت کی یہ ڈیوٹی کیوں﴾

اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کی یہ ڈیوٹی انکی ہمت مردانہ کے پیشِ نظر متعین فرمائی چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو عرش اُٹھانے والی فرشتوں میں سے ایک کو زمین سے کچھ مٹی لانے کو کہا جب فرشتہ مٹی لینے کو آیا تو زمین نے فرشتہ سے کہا، میں تجھے اس ذات کی قسم دیتی ہوں جس نے تجھے میرے پاس بھیجا کہ میری مٹی تو نہ لیجا تا کہ کل اسے آگ میں جلنا پڑے جب وہ خدا کی بارگاہ میں پہنچا تو اس نے دریافت کیا کہ مٹی تو کیوں نہ لایا؟ فرشتہ نے زمین کا جواب سنادیا کہ اے

مولا کریم جب اس نے تیری عظمت کا واسطہ دلایا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔تو اللہ تعالیٰ نے دوسرے فرشتے کو بھجا۔اس کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا حتیٰ کہ ملک الموتؑ کو بھیجا، زمین نے ان کو بھی یہی کہا تو آپ نے فرمایا اے زمین ! جس ذات نے مجھے تیری طرف بھیجا ہے وہ تجھ سے زائد اطاعت وفرماں برداری کے لائق ہے میں اس کے حکم کے سامنے تیری بات کیسے مان سکتا ہوں۔ چنانچہ آپؑ نے زمین کے مختلف حصوں سے تھوڑی تھوڑی مٹی لی اور بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہوئے تو خدا نے اس کو جنت کے پانی سے گوندھا تو وہ کیچڑ ہوگئی پھر اللہ تعالیٰ نے اُس سے آدمؑ کو پیدا کردیا (ابن اسحاق وابن عساکر وغیرہما)

﴿فائدہ﴾ جیسے پہلے عرض کیا گیا ہے کہ جملہ امورالٰہیہ کی سرانجامی چار ملائکہ کے سپرد ہے موت کی ڈیوٹی ملک الموتؑ کے سپرد ہوئی تو انکے تحت دوسرے ملائکہ بھی مقرر ہوئے چنانچہ ہم نے پہلے دو روائتیں نقل کی ہیں انکے ساتھ دیگر چند روایات بھی ملا لیجئے۔

(۱) حضرت ربیع بن انس سے روایت ہے کہ ملک الموت کے بارے میں ان سے دریافت کیا گیا کہ آیا وہ تنہا روحیں قبض کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ملک الموت کے مددگار ہیں اور متبع ہیں اور وہ ان کے قائد ہیں اور ملک الموت کا ایک قدم مشرق سے مغرب تک ہے اور مومنین کی روحیں سدرہ کے پاس ہوتی ہیں (کتاب العظمۃ)

(۲) **فالمدبرات امرا** کی تفسیر میں حضرابن عباسؓ نے فرمایا کہ **المدبرات** سے مراد وہ فرشتے ہیں جو ملک الموت کے ساتھ میت کے پاس قبض روح کے وقت حاضر ہوتے ہیں ان میں سے کوئی روح کو لے کر چڑھتا ہے اور کوئی آمین کہتا ہے کوئی نمازِ جنازہ ہونے تک میت کے لئے استغفار کرتا رہتا ہے (ابن ابی الدنیا)

(۳) حضرت عکرمہؓ سے **وقیل من راقٍ** کی تفسیر روایت ہے کہ ملک الموتؑ کے مددگار فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ اس شخص کی روح کو قدم سے لیکر ناک تک کون چڑھائیگا (ابن ابی الدنیا)

﴿نبی پاک ﷺ کی امت پر شفقت کا نمونہ﴾

حضرت حزرجؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک میت کے پاس دیکھا کہ آپؐ ملک الموتؑ سے خطاب فرما رہے تھے کہ ''اے ملک الموت! میرے ساتھی کے ساتھ نرمی کرو کیونکہ وہ مومن ہے''، تو ملک الموتؑ نے جواب دیا کہ ''آپ ﷺ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور دل خوش ہو میں تو ہر مومن پر نرمی کرتا ہوں اے محمد ﷺ کہ میں جب آدمی کی روح قبض کرتا ہوں تو چیخنے والے چیختے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ موت دے کر کوئی گناہ نہیں کیا تو اگر تم اللہ تعالیٰ کے کئے پر راضی ہو تو مستحق اجر ہو گا ورنہ لائق عذاب، اور ہم کو تو بار بار آنا ہی ہے اس لئے ڈرتے رہو، خیمے والے ہوں یا کچے مکانوں والے نیک ہوں یا بد پہاڑی علاقوں والے ہوں یا ہموار زمینوں پر بسنے والے، میں ہر چھوٹے بڑے کو ان سے زائد پہچانتا ہوں۔ بخدا اگر میں مچھر کی روح بھی قبض کرنا چاہوں تو بے اذنِ الٰہی قبض نہیں کر سکتا۔ جعفر بن محمدؒ کہتے ہیں کہ ملک الموتؑ پنجگانہ نمازوں کے اوقات میں چہروں کو دیکھتے ہیں۔ تو اگر دیکھتے ہیں کہ کسی نیک اور نمازی انسان کی موت قریب آگئی ہے تو شیطان کو اس سے دور فرماتے ہیں اور اس کو کلمہ طیبہ کی تعلیم دیتے ہیں (طبرانی، کبیر، ابونعیم)

﴿ملک الموت کا کمال﴾

(۱) ابن ابی الدنیا اور ابوالشیخ کی روایت میں ہے کہ ملک الموتؑ دن میں تین مرتبہ لوگوں کے چہرے دیکھتے ہیں جس کی عمر پوری ہو جاتی ہے اور اس کا رزق دنیا سے ختم ہو جاتا ہے اس کی روح قبض فرماتے ہیں۔ گھر والے رونے لگتے ہیں ملک الموتؑ دروازے کے پٹ پکڑ کر کھڑے ہو کر فرماتے ہیں کہ میں نے تمہارا کوئی قصور نہیں کیا، میں تو اللہ کی طرف سے مامور ہیں، نہ میں نے اس کا رزق کھایا اور نہ ہی اس کی روح قبض کی، اور مجھے تو تمہارے پاس بار بار آنا ہے حتیٰ کہ تم میں سے کوئی باقی نہ رہے۔ حسنؒ فرماتے ہیں کہ لوگ اگر اس فرشتہ کو دیکھ پائیں اور اس کے کلام کو سن لیں تو میت کو بھول کر خود اپنے ہی آپ کو رونے لگ جائیں

﴿قصہ ابراھیمؑ مع عزرائیلؑ﴾

جیسے حضرت ابرہیمؑ کے لئے مامور ہوا۔ اگر چہ انبیاءؑ شان وشوکت میں ملائکہ کرام سے افضل واعلیٰ اور بلند وبالا ہیں لیکن مخلوق کی عبرت کے لئے کبھی ایسے ہوتا ہے چنانچہ حضرت ابرہیمؑ ایک دن'' اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ اچانک گھر میں ایک خوبصورت شخص داخل ہوا آپؑ نے پوچھا اے اللہ کے بندے! تجھے اس گھر میں کس نے داخل کیا؟ اس نے کہا کہ گھر والے نے آپؑ نے فرمایا کہ بے شک صاحبِ خانہ کو اس کا اختیار ہے۔ یہ تو بتاؤ کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ ملک الموت ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری چند نشانیاں بتائی گئی ہیں مگر تم میں ان میں سے ایک بھی نہیں۔ ملک الموت نے پیٹھ پھیر لی۔ اب جو آپؑ نے دیکھا تو ان کے جسم پر آنکھیں ہی آنکھیں نظر آنے لگیں اور جسم کا ہر بال نوک دار تیر کی طرح کھڑا تھا، ابراہیمؑ نے فوراً تعوذ پڑھا اور ان سے کہا آپؑ اپنی پہلی شکل میں تشریف لے آیئے۔ ملک الموتؑ نے فرمایا کہ، اے ابرہیمؑ جب اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو وفات دیتا ہے جو اس کی ملاقات کو بہتر جانتا ہے تو ملک الموتؑ کو اسی شکل میں بھیجتا ہے جس میں میں حاضر ہوا اور دوسری روایت میں ہے کہ جب اس نے پیٹھ موڑی تو اس کی شکل آئی جس سے وہ برے لوگوں کو روح کو قبض کرتا ہے (ابن ابی الدنیا)

(۲) ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ کی روایت میں یوں ہے کہ ابراہیمؑ نے سوال کیا کہ اے ملک الموت آپ مجھے وہ صورت دکھایئے جس میں آپ کفار کی روحوں کو قبض کرتے ہیں تو ملک الموت نے کہا کہ یہ آپ کی طاقت سے باہر ہے، لیکن آپ کے اصرار پر انہوں نے وہ صورت دکھانی شروع کی اور فرمایا کہ آپ اپنا منہ موڑ لیجئے۔ اب جو دیکھا تو ایک سیاہ شخص ہے سر میں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں اس کے جسم سے بال کے بجائے منہ میں آگ لئے ہوئے آنگارے نکل رہے ہیں۔ اس کے کانوں سے بھی آگ نکل رہی ہے۔ یہ حال دیکھ کر آپ پر غشی طاری ہوئی۔ اب جو دیکھا تو آپ اپنی شکل میں موجود تھے آپ نے ملک الموت سے کہا کہ اگر کافر کو محض تمہاری شکل ہی دیکھنے کی تکلیف برداشت کرنی پڑے تو یہ بہت بڑی تکلیف ہے۔ اب ذرا یہ بتایئے کہ مومن کی روح کس قالب میں ہو کہ نکالتے ہیں؟ فرشتہ نے کہا کہ ذرا منہ پھیریئے، آپ نے منہ پھیر کر جو دیکھا تو آپ کے سامنے ایک حسین نوجوان تھا جس کا جسم مہک رہا تھا، جس کے کپڑے سفید تھے، ابراہیمؑ

نے فرمایا کہ مومن کو صرف آپ کے دیدار کی دولت دی جائے تو کافی ہے۔

﴿ملک الموت سے آگے دنیا﴾

(۱) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ زمین ملک الموت کے لئے طشت کر دی گئی ہے کہ جہاں سے چاہیں جس کو چاہیں اٹھالیں ان کے کچھ مدد گار ہیں جو روحیں قبض کر کے انکے حوالے کرتے ہیں (احمد، ابونعیم)

(۲) حضرت اشعث بن سلیم سے روایت ہے کہ ابراہیمؑ نے ملک الموت سے دریافت کیا کہ وباہ کے زمانے میں کوئی مشرق میں ہو اور کوئی مغرب میں تو آپ کیا کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا میں روحوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بلاتا ہوں تو وہ میری ان دو انگلیوں کے درمیان آجاتی ہیں اور زمین کو طشت کی مانند کر دیا گیا ہے جہاں سے چاہتا ہوں اٹھاتا ہوں (ابن ابی الدنیا)

(۳) دینوری نے مجالسہ میں روایت کی کہ ملک الموت سے کہا گیا کہ آپ روحوں کی کسطرح قبض کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں ان کا پکارتا ہوں وہ لبیک کہتی ہوئی حاضر ہو جاتی ہیں

(۴) حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ ملک الموت بیٹھے ہوئے ہیں اور دنیا ان کے دونوں گھٹنوں کے سامنے ہے اور لوحِ محفوظ جس میں عمریں ہیں ان کے سامنے اور انکی خدمت میں کچھ فرشتے ہم تن کھڑے ہیں۔ جوں ہی کسی کی موت کا وقت آتا ہے وہ اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیتے ہیں (ابن ابی الدنیا، ابونعیم)

(۵) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ دو شخص آنِ واحد میں ہیں کہ ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں تو پھر ملک الموت کیسے روحیں قبض کرتا ہے آپ نے جواب دیا کہ ملک الموت کی قدرت اہلِ مشرق اور مغرب میں ایسی ہے جیسے کسی شخص کے پاس دستر خوان ہو اب وہ جو چاہے اس میں سے اٹھائے (ابن ابی حاتم)

(۵) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ملک الموت ہی تمام اہلِ زمین کو موت

دیتے ہیں اور ان کو تمام اہلِ زمین پر اس طرح مسلط کیا گیا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی ہتھیلی والی چیز پر جب وہ کسی پاک نفس کو قبض کرتے ہیں تو وہ ملائکہ رحمت کے سپرد کرتے ہیں اور جب کوئی خبیث روح قبض کرتے ہیں تو عذاب کے حوالے کر دیتے ہیں (ابن ابی الدنیا اور ابو حاتم وغیرہم نے یہی روایت قدرے تغیر سے بیان کی۔

(۶) حضرت خثیمہؒ سے روایت ہے کہ ملک الموت سلیمانؑ کی خدمت میں آئے تو سلیمانؑ نے ان سے روایت کیا کہ اے ملک الموت! تم ایک گھر میں رہنے والے تمام انسانوں کا مار ڈالتے ہو اور اس کے پڑوس والوں پر آنچ تک نہیں آتی؟ حضرت ملک الموتؑ نے جواب دیا کہ مجھے تو کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ کسے مارنا ہے میں تو عرشِ الٰہی کے نیچے ہوتا ہوں تو مجھے مرنے والوں کے ناموں کی فہرست دی جاتی ہے اسمیں جس کا نام ہوتا ہے اسے موت دیتا ہوں اور جس کا نہیں اسے نہیں۔ (ابن ابی شیبہ)

﴿حکایت﴾

ابن ابی شیبہ نے اسی سند سے روایت کی کہ ملک الموت سلیمانؑ کی بارگاہ میں آئے اور ان کے ساتھیوں میں سے ایک کو بڑے گھور کر دیکھنے لگے۔ جب آپ چلے گئے تو اس شخص نے سلیمانؑ سے دریافت کیا کہ یہ شخص کون تھے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ ملک الموت تھے اس نے عرض کی سرکار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ میری روح نکالنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اس نے عرض کی کہ حضرت ہواؤں کو حکم دیں کہ وہ مجھے سرزمین ہند میں پہنچا دیں۔ آپؑ نے حکم دیا، ہوائیں اس شخص کو سرزمین ہند میں چھوڑ آئیں پھر تشریف لائے تو حضرت سلیمانؑ نے ان سے پوچھا کہ تم میرے ایک ساتھی کو گھور کر کیوں دیکھ رہے تھے عرض کی میں تعجب میں تھا کہ مجھے حکم ہوا کہ اسکی روح ہند میں قبض کروں اور یہ آپکے پاس بیٹھا ہے یہ کیسے ہند پہنچیگا (شرح الصدور)

﴿انتباہ﴾ ملک الموت ایک فرشتہ ہے اسے اتنی بڑی طاقت وقوت اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے کہ کایا ہی پلٹ دے دنیا کی تو پھر انکے آقا و مولی حضرت محمد ﷺ کی قوت و طاقت کا عالم کیا ہوگا۔

یاد رہے کہ یہ وہی ملک الموت ہیں کہ موسیٰ کے ایک تھپڑ کے سامنے تاب نہ لا سکے بلکہ شارحین بخاری فرماتے ہیں کہ اللہ کی تقدیر آرے نہ آتی تو موسیٰ کے زبردست تھپڑ سے آسمان وزمین پھٹ جاتے اور ملک الموت زمین میں دھنس جاتے، اس سے انبیاء کرامؑ کی قوت وطاقت کا اندازہ لگایئے کہ وہ مالک الموت جو چودہ طبق اپنے ابرو اشارہ سے ریزہ ریزہ کرسکتا ہے وہ موسیٰ کے سامنے بے بس ہے لیکن حضرت موسیٰ اللہ کے جلوہ میں سے سوئی کے سوراخ کے برابر کی تجلی کو برداشت نہ کرسکے اور غشی کھا کر گر پڑے اور وہ ہمارے آقا ومولی حضرت محمد ﷺ کا کمال ہے کہ عین ذات کو ٹکٹکی لگا کر جی بھر کر دیکھا اور آنکھ تک نہ جھپکائی۔

موسیٰ ز ہوش رفت از یک پرتو صفات
تو عین ذات راہبگری در تبسمی
پھر ہم کیوں نہ کہیں
بعداز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

﴿ہر قبر میں منکر نکیر کی ڈیوٹی﴾

اس سلسلہ میں احادیث متواترہ موجود ہیں مندرجہ ذیل اصحابؓ کی روایات سے ان احادیث کی تائید ہوتی ہے: انس ابراء، تمیم داری، بشیر بن کمال، ثوبان، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن رواحہ، عبادہ بن صامت، حذیفہ، ضمرہ بن حبیب، ابن عباس، ابن عمر، ابن مسعود، عثمان بن عفان، عمر بن خطاب، عمرو بن عاص، معاذ بن جبل، ابوامامہ، ضمرہ بن حبیب، ابوالدرداء، ابورارفع، ابوسعد خدری، ابوقتادہ، ابو ہریرہ، ابو موسیٰ، اسماء اور عائشہ (شرح الصدور) باب سوالات منکر نکیر)

شیخین نے حضرت انسؓ سے روایت کیا لوگ جب مردے کو قبر میں رکھ کے چلتے ہیں تو وہ مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر دو فرشتے آ کر اس کو بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں تیرا اس مقدس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو تم ہی لوگوں میں رہتا تھا جس کا نام محمد ﷺ تھا؟ تو اگر وہ مومن ہوگا تو کہے گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر اس سے کہا جائے گا کہ تو اپنا جہنم کا ٹھکانہ دیکھ کہ

اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض تجھے بہشت عطا کیا ہے تو وہ دونوں کو دیکھتا ہے اور اس کی قبر ستر گز وسیع کر دی جاتی ہے اور اس میں سبزہ زار بنا دیا جاتا ہے، پھر منافق اور کافر سے بھی یہی سوال ہوتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے کہ مجھے تو کوئی علم نہیں جو لوگ کہتے تھے میں وہی کہتا تھا۔ یہ سن کر فرشتے اسے جواب دیتے ہیں کہ تو تو کچھ نہیں جانتا۔ پھر اسے لوہے کے اوزاروں سے پیٹا جاتا ہے جس کو انسان و جنات کے علاوہ سب ہی سنتے ہیں۔

(۲) دیلمی نے حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت کیا کہ منکر و نکیر میت کی قبر میں داخل ہو کر اس کو بٹھاتے ہیں تو اگر وہ مومن ہوتا ہے تو اس سے دریافت کرتے ہیں "من ربک" تو وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ پھر پوچھتے ہیں "من نبیک" وہ کہتا ہے محمد ﷺ پھر پوچھتے ہیں "من امامک" وہ کہتا ہے قرآن، پھر وہ اسکی قبر کو کشادہ کر دیتے ہیں پھر یہی سوالات کافر سے کئے جاتے ہیں لیکن وہ ہر سوال کے جواب میں "لا ادری" کہتا ہے تو اس کو خوب طور پر زدوکوب کیا جاتا ہے کہ جس سے آگ کے شعلے نکلیں اور تمام قبر کو روشنی سے بھر دیتے ہیں پھر اس کی قبر کو اتنا تنگ کیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔

﴿تبصرہ اویسی غفرلہ﴾

دنیا کے چپہ چپہ پر روزانہ کئی مردے دفن ہوتے ہیں یہانتک فضاؤں میں کوئی مرے اسے پرندے کھا جائیں دریاؤں میں کوئی مرے اسے جانور کھا جائیں انکے لیے بھی قبر کے سوالات کی ڈیوٹی انہی دو فرشتوں کی ہے گویا وہ بیک وقت زمین کے چپہ چپہ پر قبروں میں حساب کیلئے موجود ہوتے ہیں اور یہ فرشتے عامیانہ حیثیت رکھتے ہیں جنکے کمالات اولیاء کرام سے کم ہیں، لیکن افسوس ہے کمالاتِ انبیاء و اولیاء کے منکرین نکیرین کو مانتے ہیں لیکن حضرت محمد ﷺ کے لیے یہ کمال نہیں مانتے، حالانکہ قبر میں حضور ﷺ کے متعلق سوال ہوتا ہے تو اسوقت آپ قبر والے کے سامنے ہوتے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ "قبیلہ بنو معاویہ میں کچھ اختلاف ہو گیا تو حضور ﷺ صلح کرانے کو تشریف لے گئے تو آپؐ نے ایک قبر کی طرف متوجہ ہو کر "الادریت" تو صحابہؓ نے پوچھا کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس قبر والے سے میرے بارے میں پوچھا جا رہا تھا تو اس نے کہا کہ "لا ادری" (میں نہیں جانتا)
(شرح الصدور)

﴿تبصرہ اویسی غفرلہ﴾

ہر قبر میں نکیرین کا آنا سب کو مسلم ہے اور رسول اللہ ﷺ کا ہر صاحب قبر کو زیارت سے مشرف فرمانے کے کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ کو انکار ہے حالانکہ نکیرین حضور ﷺ کے ادنی غلام ہیں جسطرح نکیرین کے لئے احادیث صحیحہ مذکور ہوئیں یونہی حضور ﷺ کے لئے بخاری شریف میں **"ما تقول لھذا الرجل لمحمد"** موجود ہے لیکن افسوس کہ اس روایت میں تصریح کے باوجود اسکی تاویلات کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے جبکہ قبیلہ بنو معاویہ کے فیصلہ والی مذکورہ حدیث میں صاف ہے کہ آپ اہل قبر کے سامنے موجود ہوتے ہیں اس مسلہ کی تحقیق فقیر کی تصنیف **"القول المئوید فی ما تقول لھذا الرجل لمحمد"** (عرف) **ہر قبر میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت** " کا مطالعہ کیجئے۔

﴿کراماً کاتبین﴾

تفسیر روح البیان میں ہے کہ ہر انسان کے دو فرشتے رات کو ہوتے ہیں دو دن کو، اسی طرح انکے لئے قرآن مجید میں جمع کا صیغہ لایا گیا ہے " **کراما** " (معزز) کریم کی جمع ہے یعنی وہ ہمارے معززین اس لئے ہیں کہ وہ ہماری اطاعت کے پابند اور ادائے امانت میں بے مثال ہیں اس لئے کہ کریم خائن نہیں ہوتا

ف فتح الرحمن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کرم کی صفت موصوف کر کے ان سے مذمت کی نفی فرمائی ہے بعض نے کہ وہ کرام اس معنی پر ہیں کہ حسنات کے لکھنے میں جلدی اور برائیوں کے لکھنے میں توقف کرتے ہیں اس امید پر کہ ممکن ہے کظا کار استغفار اور توبہ کرے تا کہ اس کا گناہ اور توبہ یکجا لکھیں۔

ف زہرۃ الریاض میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے نام کرام اس لیے فرمایا کہ جب نیکی لکھتے ہیں تو اسے فوراً بارگاہِ رب العزت میں لے جاتے ہیں اور حضوری کے بعد گواہی دیتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! تیرے فلاں بندے نے نیکی کی ہے لیکن برائی سے خاموش رہ کر عرض کرتے ہیں !الٰہی تو ستار العیوب ہے یہ تیرے فلاں فلاں بندے روزانہ تیری کتاب پڑھتے اور مدح کرتے ہیں

ہم ان کی پردہ دری نہیں کرنا چاہتے۔اس میں تعطف (مہربانی کرنا) کا معنی ہے

ان کے اوصاف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

کاتبین (لکھنے والے ہیں) اعمال کے **یعلمون** (جانتے ہیں) اس لیے کہ وہ تم پر حاضر ہیں اور تم سے جدا نہیں ہوتے **ما تفعلون** (جو کچھ تم کرو) افعال میں سے قلیل وکثیر اور تھوڑا اور بہت اس سے تجاوز نہیں کرتے۔

حدیث شریف میں ہے کہ

کراماً کاتبین کی تعظیم وتکریم کرو وہ تم سے جدا نہیں ہوتے سوائے دو حالتوں کے:

(۱) جنابت کے وقت

(۲) بیت الخلاء میں جانے کے وقت

﴿مسلہ﴾ عین المعانی میں ہے کہ **یعلمون** دلالت کرتا ہے کہ سہو وخطاء اور غلطی کو نہیں لکھتے جس پر عتاب نہیں، ایسے ہی وہ گناہ جس پر فوراً استغفار کرلیا جائے اسی لیے **یکتبون** نہیں فرمایا گیا۔

﴿قاعدہ﴾ **ما تفعلون** اگرچہ افعال قلوب وجوارح سب کو عام ہے لیکن یہ مخصوص عنہ البعض ہے کہ اس سے صرف افعال الجوارح مراد ہیں اس لیے کہ اس کا ماسوا مغیبات (غیب) سے ہے اور مغیبات اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا (ہاں جسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے بتلا دے۔ یہی وجہ ہے کہ قلوب کا عمل غیب ہے اور بفضلہ تعالیٰ حضور ﷺ اور آپ کی امت کے بہت سے اولیاء کرام قلوب وصدور کے علوم کو جان لیتے تھے (تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی کتاب **فیض الغفور فی علم ما فی الصدور**۔اویسی غفرلہ)

﴿ کراماً کابینِ کا علم ﴾

کشف الاسرار میں ہے کہ کراماً کاتبین کا علم دو قسم ہے:

(۱) وہ جو ظاہر ہے قول یا حرکتِ جوارح انہیں وہ کراماً کاتبین جانتے ہیں اس کے ظاہر کی وجہ سے اور لکھتے بھی ہیں اس کے ظاہر کی حیثیت ہے۔

(۲) وہ جو باطن ہے دل میں معض علماء کہتے ہیں کہ انہیں طاطن کے نیک عمل کو خوشبو اور برے کی باطنی برائی کی بدبو محسوس ہوتی ہے تو عمل صالح کو مجمل صالح اور برائی کو مطلق برائی لکھ دیتے ہیں اس کی تحقیق سرۃ الزخرف اور سورۃ ق میں اسی مضمون کے مطابق تفصیلاً لکھی جا چکی ہے (روح البیان)

سوال: فعل کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا لیکن قول کی تصریح نہیں، اس کی کیا وجہ ہے

جواب: 〈۱〉 فعل قول سے اکثر واقع ہوتا ہے۔

〈۲〉 کبھی قول سے فعل بھی مراد ہوتا ہے۔

﴿ ملفوظ فضیلؒ ﴾

حضرت فضیلؒ جب یہ آیت قرآنی پڑھتے تو فرمایا کرتے کہ یہ آیت غافلین پر کتنی سخت ہے لیکن مطیعین کے لئے مژدۂ بہار اور عاصیوں کے لئے تہویل وتشدید وانذار۔

﴿ نقطہ ﴾ کراماً کاتین کے لئے عظیم ثناء کا اظہار جزاء کے معاملہ میں تفخیم مطلوب ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جلیل القدر امور میں سے ہیں کہ ایسے عظیم القدر اور کریم المنزلۃ اس کے لیے مقرر ہوئے تعظیم ان کی صفت کرام سے ظاہر ہے نہ کہ کتاب وحفظ سے۔

﴿ کراماً کاتبین کے وجود کا منکر فرقہ ﴾

کراماً کاتبین کے وجود کے منکرین کا کہنا ہے کہ اگر وہ ہمارے پاس ہیں اور ان کی کتابیں (صحیفے) اور قلمیں بھی ہیں تو پھر ہمیں نظر کیوں نہیں آتے۔ اس طرح کا دعویٰ تو ہم بھی کر سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ پہاڑ ہیں اور بہت سارے لوگ لیکن نظر نہیں آتے یہ تو جہالت میں داخل ہوتا ہے (اسی طرح وہابی دیوبندی فرقہ کا

سوال ہے کہ اگر حضور ﷺ حاضر و ناظر ہیں اور نور بھی، تو پھر نظر کیوں نہیں آتے؟ پھر اہلسنت کو طنزاً کہتے ہیں کہ حضور ﷺ حاضر ہیں تو پھر تم مصلّے پر کیوں چڑھ جاتے ہو؟ وغیرہ وغیرہ۔ میں سمجھتا ہوں یہ سوال انہوں نے مذکورہ بالا فرقہ سے سرقہ کیا ہے تو جو جواب صاحبِ روح البیان قدس سرہ نے اس فرقہ کو دیا ہے وہی جواب ہم دیوبندیوں اور وہابیوں کو دیں تو ہمارا حق ہے، صاحبِ روح البیان قدس سرہ کا جواب پڑھیئے۔

وجوابه ان الملائكة من قبيل الاجسام اللطيفةفحضور هم لا يستلزم الروية الاترى ان الله امد المومنين فى بدر بالملائكة و كانو الا يرونهم الامن شاء الله رئويته و كذا جن من هذا القبيل ولذا قال تعالىٰ انه يراكم هو وقبيله من حيث لا ترونهم فكما ان الهواء لا يرى للطافته فكذا غيره من اهل اللطافة

اس کا جواب یہ ہے کہ ملائکہ اجسام لطیفہ کے قبیل سے ہیں ان کا حاظر ہونا رؤیۃ کو مستلزم نہیں کیانہیں دیکھتے ہو بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنین کی (غزوہ) بدر میں ملائکہ سے مدد کی اس وقت وہ لوگ ملائکہ کو نہیں دیکھ سکتے تھے مگر جنہیں اللہ تعالیٰ نے چاہا دیکھ لیا ایسے ہی جنات اسی قبیل سے ہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابلیس اور اسکا قبیلہ تمہیں دیکھتا ہے لیکن تم انہیں نہیں دیکھتے ایسا ہی ہوا لطافت کی وجہ سے نہیں دیکھی جاتی لیکن اہلِ لطافت کا علم اور ہے۔

﴿روح البیان ج ۱۰ ص ۳۶۱﴾

﴿فائدہ﴾ اس جواب کی تین تقریریں ہیں اور تینوں حاضر و ناظر کے منکر کے جوابات سمجھیئے

(۱) ملائکہ اجسامِ لطیفہ ہیں اور یہ مسلم ہے کہ رسول اللہ ﷺ جملہ ملکوت قدس و لاھوت سے لطیف تر ہیں اپکی روحانیت سے قطع نظر آپکی بشریت بھی لطیف سے لطیف تر ہے اس لیے آپ کا سایہ نہ تھا جیسا سیّدنا محدث الف ثانی قدس سرہ نے مکتوبات مبارکہ میں حضور ﷺ کے لطافت پر ایک یہی دلیل قائم

فرمائی اگر کوئی خوش نصیب حضور ﷺ کی لطافت کو بھی سمجھ لے تو بھی حاضر و ناظر اور نور و بشر کا مسلہ کسی الجھن میں نہ رہے گا لیکن جس بدقسمت کے ذہن میں سے یہ خناس دور ہی نہ ہو کہ بس وہ ہم جیسے بشر ہیں تو اسے قیامت تک یہ مسلہ سمجھ نہ آئے گا۔

(۲) دوسری دلیل یہ ہے کہ ملائکہ غزوہ بدر میں موجود تھے بدقسمت کفار کو کیا نظر آنے تھے لیکن بعض صحابہ ءکرامؓ نے ملائکہ کرام کو دیکھا لیکن بشری لباس میں۔ بہر حال یہ دلیل بھی ہماری مئوید ہے اس لیے حضور ﷺ بہت سے خوش بختوں کو بیداری میں اور بے شمار سعادت مندوں کو خواب میں نظر آتے ہیں اور خواب میں آپکو دیکھنا ہے عین ذات کو دیکھنا ہے اگر چہ یہ مسلم مسلہ ہے لیکن منکرین کی تسلی کے لیے معراج کا واقع عرض ہے کہ تمام منکرین مانتے ہیں کہ رسالتِ پاک کی ملاقات بیداری میں اور عالمِ شہادت میں انبیاء کرامؑ سے ہوئی اسکا معنی یہ ہے کہ انبیاء کرامؑ کسی حالت میں ہوں رسالتِ مآب کو بیداری اور عالمِ جسمانی میں بیت المقدس اور آسمانوں میں انکا مشاہدہ ہوا ہے چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کے تشریعی حیثیت اور آپؐ کے اسواء حسنہ کی تعبداری کے پیشِ نظر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عالمِ برزخ اور عالمِ ارواح کے واقعات و امور کا مشاہدہ کرامت اور خرق عادت کے طور پر اربابِ احوال کو کسی خاص مقام اور حال میں ہونا جائز ہے اور یہ ممکنات میں سے ہے کہ بیداری میں کوئی صاحبِ حال اپنے مقام سے عالمِ برزخ اور عالمِ ارواح میں رسالتِ مآب ﷺ اور صحابہ ءکرامؓ کے مشاہدہ کرے افسوس ہے کہ مخالفین ایسی پختہ اور مضبوط دلیل ماننے کے باوجود بھی انہیں مسلہ حاضر و ناظر اور مسلہ نور سمجھ میں نہیں آیا اسے کہتے ہیں ضد ورنہ مسلہ مشکل اور پیچیدہ نہیں کہ سمجھ نہ آسکے بہر حال خواب میں حضور ﷺ کی زیارت حق ہے اسکے دلائل اور شواہد فقیر نے اپنی کتاب ''زیارت رسول ﷺ اور حاضر و ناظر اور تفسیرِ اویسی'' میں تفصیل سے لکھے ہیں یہاں تبرکاً ایک خواب اور ایک حوالہ عرض ہے

عبدالواحد ابن آدم فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ اور آپؐ کے ہمراہ صحابہ کی ایک جماعت کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ انتظار میں کھڑے ہیں میں نے اسکا سبب پوچھا، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا! میں محمد بن اسماعیل (بخاری) کو ساتھ لے جانے کے انتظار میں کھڑا ہوں۔ چند دنوں کے بعد مجھے بخاریؒ کی وفات

کی خبر مل گئی میں نے سوچا تو بخاریؒ کی وفات کا وہی وقت تھا جس میں حضور ﷺ اور آپؐ کے ہمراہ صحابہ کی جماعت کو میں نے کھڑے دیکھا تھا (مقدمہ فتح الباری ص ۲۰۶)

﴿انتباہ﴾ دیدارِ رسول ﷺ عوام کو خواب میں اور خواص کو بیداری میں ہوتا ہے جیسے غوثِ اعظمؒ نے اپنے مرید علی ہیتی کو فرمایا کہ تو خواب میں دیکھ رہا تھا میں بیداری میں ہوں۔

(۳) تیسری دلیل صاحب روح البیان قدس سرہ نے ابلیس کی دی کہ وہ ہر جگہ موجود ہوتا ہے لیکن نظر نہیں آتا یہی دلیل حضرت مولانہ عبدالسمیع انصاری رام پوریؒ نے دیو بندی کو دی جس کے جواب تا حال عاجز ہیں جب کہ ایسے جوابات دیئے جو عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداک بنکر مرتد ہوئے تفصیل دیکھیے حسام حرامین امام رضا فاضل بریلوی قدس سرہ

سوال: کراماً کاتبین لکھنا اور ضبط کرنا اگر کسی فائدہ کے لیے نہیں ہے تو عبث ہے اور اللہ تعالیٰ عبث فعل ہے۔ بلند بالا تو اس سے بندے کو ہی کوئی فائدہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی فعل نہ نافع ہے۔ نہ ضرورساں، بلکہ وہ اس سے بلند بالا ہے۔ لکھائی تو بھولنے کی وجہ سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے منزہ اور مقدس ہے، زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے یہ وہ اپنے لیے نہیں لکھواتا بلکہ قیامت میں بندوں پر اتمام حجت کے لئے لکھواتا ہے (جسے حکومتی ادارہ C.I.D) لیکن یہ جواب ضعیف ہے کیونکہ جس کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جور و ظلم نہیں کرتا تو اس کے لئے ایسی حجت کے اثبات کی ضرورت ہی نہیں اگر اس کا عقیدہ نہیں تو اس کے لیے لکھوانے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ممکن ہے وہ کہہ دے یہ لکھنے والے بھی تمہارے ہیں فلہذا ان سے ظلم و جور کے لئے لکھوالیا گیا ہے (معاذ اللہ)

﴿جوابِ حق از اھلسنت﴾

اللہ تعالیٰ کا ہر فعل دنیا میں بندوں کے دستور و رواج کے مطابق ہوتا ہے تا کہ معنی کی تقریر ذہنوں میں مضبوط سے مضبوط تر طریق سے راسخ ہو اور دنیا میں اہل دنیا کا دستور ہے کہ مجرم کا جرم اس کے اپنے قرار سے جو تحریر میں ہے یا گواہ عادل حاکم کے حضور میں گواہی دیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے

قیامت میں ہر امت کے نبیؐ سے گواہی لینی ہے اور مجرم کے جرم کے اقرار میں اُس کا نامہ اعمال دیکھانا ہے تاکہ مجرم کو جرائم کی سزا پر کامل حجت ہو۔

علاوہ ازیں جب بندہ کو یقین ہوگا کہ اللہ تعالیٰ میرا رقیب ونگہبان اور حفظہ فرشتے اُس کے اعمال کی حفاظت اور کتابت کر کے نامہ اعمال تیار کر رہے ہیں اور یہی میرا نامہ اعمال قیامت میں بھرے مجمع میں پیش ہو گا تو یہی تصور بندہ کو بہت سے جرائم اور معاصی سے بچالے گا اور بہت سی برائیوں سے مانع ہوگا (تو اس سے بندہ کا فائدہ مطلوب ہے)

﴿سوال منکرین﴾ افعال القلوب نظر نہیں آسکتے اور نہ ہی ملائکہ انہیں لکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ مافی الضمائر کا بھی حساب لے گا چنانچہ فرمایا۔

وان تبدو اما فی انفسکم او تخفوه یحا سبکم به الله اور اگر ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے یا پوشیدہ رکھو اللہ تعالیٰ تم سے حساب لے گا۔

﴿جواب از اهلسنت ۱﴾ پہلے گزر چکا ہے کہ آیت عام مخصوص عنہ البعض ہے تو پھر سوال کیسا!

﴿جواب از امام غزالی قدس سره ۲﴾ سیدنا امام غزالی قدس سرہ نے فرمایا کہ ہر وہ ذکر جسے تیرا قلب سمجھتا اسے حفظہ ملائکہ سنتے ہیں کیونکہ ان کا شعور تیرے شعور کے بالکل قریب ہے (اگرچہ پوشیدہ ہے) ہاں جب تیرا شعور تیرے ہاتھ سے نکل جائے وہ اس وقت ہوتا ہے جب تو (ذاکر) مذکور میں بالکل گم ہو جاتا ہے تو پھر تیرے شعور سے حفظہ غائب ہو جاتے ہیں اور یہ صوفیا کرام کا قائدہ ہے کہ جب تک قلب ذکر کی طرف التفات رکھتا ہے اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ سے روگردان ہے۔

﴿جواب ۳﴾ اسے یوں سمجھئے کے ملائکہ کرام کی اطلاع علی الوقائع کا قیاس عام لوگوں پر اطلاع پر کرنا صحیح نہیں اس لئے کہ ان کی شانیں علماً وعملاً عام لوگوں سے مختلف ہوتی ہیں۔

﴿دیوبندی وہابی کُش حوالہ﴾ (کراماً کاتبین کے کمالات کے منکرین کو جواب دیتے ہوئے روح البیان قدس سرہ نے لکھا۔

علی ان من اصلح من الناس سر یرتہ قد یکشف الضمائر و یطلع علی الغیوب با طلاع اللہ فما ظنک با لملائکہ الذین ہم الطف جسما و اخف روحًا (روح البیان ج ص ۳۲۱) علاوہ ازیں جو اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے تو ضمائر کو کھولا جاتا ہے اور غیوب پر اطلاع بخشی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی اطلاع سے تو تیرا ملائکہ کے متعلق کیا خیال ہے جو کہ جسم کے اعتبار سے لطیف تر اور روح کے لحاظ سے زیادہ خفیف ہیں۔

﴿فائدہ﴾ یہی جواب دشمنان انبیاء بالخصوص امام الانبیاء والمرسلین ﷺ اور اولیاء کرام کے کمالات کے منکریں کو سمجھنا چاہیے کہ وہ ہر بات میں انہیں اپنے اوپر اور عامیانہ حیثیت پر قیاس کر ہیں

کافراں دیدند احمد را بشر
ایں نمی دانند کان شق القمر

﴿آخری گزارش﴾

فقیر نے ملائکہ کرام کے تصرفات وکمالات کے ایک مختصر سا خاکہ بطور نمونہ پیش کیا ہے تاکہ اہل اسلام انبیاء واولیاء کی عظمت وشان سے آگاہ ہوں کہ واقعی وہ نوری مخلوق سہی لیکن اللہ تعالیٰ کو حضرت انسان کو ولقد کرمنا بنی آدم کا تاج پہنایا ہے اسی لیے اس کی شان وشوکت اور عزت واحترام ملائکہ سے بڑھ کر ہے۔ اگر ملائکہ کرام کے تصرفات وکمالات کو تسلیم کریں تو حید میں فرق نہیں آتا تو انبیاء واولیا کرام کی عزت وعظمت اور انکے تصرفات وکمالات ماننے میں توحید میں فرق نہیں آئے گا بلکہ توحید کا رنگ نکھرے گا (انشاءاللہ) یہ مسودہ عرصہ سے اشاعت کا منتظر تھا خدا تعالی علامہ صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ صاحب قادری اویسی اور عزیزم محمد خالد اویسی کو سلامت رکھے کہ انہوں نے اسکی اشاعت کا بیڑا اٹھایا اور اس سے قبل بھی وہ فقیر کے متعدد رسائل شائع فرما چکے ہیں اور آئندہ بھی مزید رسائل کی اشاعت کا جذبہ رکھتے ہیں مولا تعالیٰ انہیں اور ان کے رفقاء کو دارین کی فلاح وبہودی سے نوازے اور ایسے غیبی اسباب بنائے جن سے یہ اپنے عزائم میں کامیاب ہوسکیں (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ وصحابہ اجمعین)

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفر لہ

بہاولپور پاکستان

۳ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

اویسیہ رضویہ پبلشرز
الرضا پبلک لائبریری

ضلع میانوالی کی مطبوعات

سیّد کون
فضیلۃ الشیخ ملک التحریر حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

بدمذہب سیّد نہیں
فضیلۃ الشیخ ملک التحریر حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

کیا مصنفین صحاح ستہ مقلد تھے؟
ملک التحریر حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

فضلیت عیدین
ملک التحریر حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

فرشتوں کی پرواز
ملک التحریر حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

علم غیب سیدنا یعقوب علیہ السلام
حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منظور شاہ اویسی رضوی

چشمہ فیض
حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منظور شاہ اویسی رضوی

آئینہ محبت
حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منظور شاہ اویسی رضوی

دعا کے قبول ہونے کے اوقات
حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منظور شاہ اویسی رضوی

میرے لئے اللہ اور اسکا رسول کافی ہیں
حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منظور شاہ اویسی رضوی

اشد البلیات بکلمات الکفریہ
حضرت مولانا صوفی عبداللہ عطاری

نذر کی شرعی حیثیت
حضرت مولانا حافظ محمد علی اعظمی

کحل الابصار
(تین عقائد پر بحث)

فضائل مسائل شب قدر
حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منظور شاہ اویسی رضوی

ناشر
شعبہ نشر و اشاعت
الرضاء پبلک لائبریری
آستانہ عالیہ محمدیہ غوثیہ محلہ میانہ میانوالی شہر